جملہ حقوق بحق مرکزی انجمن خدام القرآن اور دینِ حق ٹرسٹ محفوظ ہیں!

مذکورہ بالا دونوں ادارے ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں کے ضمن میں اجازت دیتے ہیں کہ کوئی شخص یا پبلشر اگر ان کتابوں/کتابچوں کو شائع کرنا چاہتا ہے تو وہ اشاعت سے قبل چند ضوابط کی پابندی کرتے ہوئے، قیمتاً فروخت کرنے کے لیے یا مفت تقسیم کرنے کے لیے، تحریری اجازت ضرور حاصل کرے۔ اگر کوئی فرد/پبلشر معین کردہ ضوابط کی خلاف ورزی کرے گا تو اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔

نام کتاب .... ''روضة الصالحات''

اشاعت اکتوبر 2020ء 1100

اشاعت مارچ 2021ء 2200

ناشر .... شعبہ تعلیم وتربیت تنظیم اسلامی

مقامِ اشاعت .... دارالاسلام مرکز تنظیم اسلامی ملتان روڈ لاہور

مطبع .... شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور

email: markaz@tanzeem.org
website: www.tanzeem.org

دعوت و اقامتِ دین

کا کام کرنے والی

مسلمان خواتین

کے لیے احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا مختصر

مجموعۂ احادیث

رَوْضَةُ الصَّالِحَاتِ (۱)

مرتب

شعبۂ تعلیم و تربیت

تنظیم اسلامی پاکستان

---

(۱) نیک خواتین (کے لیے نیکیوں) کا باغ

ترتیب

	پیش لفظ	6
	کچھ قابل توجہ امور	12
	تنظیم اسلامی کی قرار دادِ تاسیس سے ایک اقتباس	17
پہلا باب	**اخلاصِ نیت**	18
	قلب انسانی پر اللہ کی نگاہ، اہل ایمان کے لیے اخروی انعامات	18
	جنت و دوزخ کے نشان راہ، اخروی کامیابی — آزمائشوں کی راہ سے	19
دوسرا باب	**عبادات و معاملات**	21
	نماز گناہوں کو مٹاتی ہے	21
	زکوٰۃ — معاشی توازن کے لیے، عدم ادائیگی زکوٰۃ مال کی بربادی	21
	باوجود استطاعت کے حج نہ کرنے کی حرمت، روزے کی فضیلت و اہمیت	22
	حلال و حرام سے لاپرواہی، احتیاط کی راہ	23
	تجرد کی زندگی — فساد کا سبب	24
تیسرا باب	**صلۂ رحمی**	25
	والدہ سے حُسنِ سلوک، والدین کی خدمت کا صلہ جنت ہے	25
	اعلیٰ صلہ رحمی	26
چوتھا باب	**حقوق الزوجین**	27
	مثالی خاتون، کون سی عورت جنت میں؟	27
	عورت کے حقوق	28
پانچواں باب	**عورت کی ذمہ داریاں**	29
	عورت گھر کی نگران، اولاد کو نماز کی تلقین کرنا	29

30	اولاد کی صحیح تربیت ــ لڑکیوں کی تربیت کا صلہ، بیٹی آگ سے نجات	
31	یتیم کی کفالت	
32	**حقوق العباد**	چھٹا باب
32	مسلمانوں کی پردہ دری سے بچنا، مسلمان کے چھ حقوق	
33	مہمان نوازی ایمان کا تقاضہ ہے، پڑوسی کو پریشان نہ کرنا	
34	پڑوسیوں کو ہدیے دینا، حقوق العباد میں کوتاہی کا عظیم نقصانِ آخرت	
35	**پردہ کی تلقین**	ساتواں باب
35	عورت اور پردہ، حجۃ الوداع کے سفر کے متعلق حضرت عائشہؓ کا فرمان	
36	جنس مخالف کو دیکھنا......شوہر کے قریبی رشتہ داروں سے زیادہ احتیاط	
37	گھر کی چاردیواری	
38	**عورت اور جھاد**	آٹھواں باب
39	**اخلاقی برائیاں**	نواں باب
39	تکبر اور جمال پسندی ــ دو مختلف چیزیں ہیں، ظلم......، غصہ......	
40	جھوٹ اور نفاق، جنت چاہتے ہو تو جھوٹ چھوڑ دو	
41	بدترین عادت ــ دوڑخا پن، حسد نیکیوں کے لیے آگ	
42	**اخلاقی خوبیاں**	دسواں باب
42	قائد وعوام کی خیرخواہی، اچھے اخلاق کی اہمیت، حسن اخلاق	
43	سادگی، سلیقہ وصفائی، باہمی محبت کا گر ــ سلام کرنا	
44	زبان اور شرمگاہ کی حفاظت	
44	حیوانات کے حقوق ــ جانوروں کو پانی پلانا	
45	**دعوت دین اور اقامت دین کی جدوجھد**	گیارہواں باب

45	نبی ﷺ کی دعوت کیا تھی؟ فریضہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر	
45	نہی عن المنکر نہ کرنا معاشرے کی تباہی کا باعث	
46	روکنے کے باوجود برائی سے باز نہ آنے والوں کی محفل سے بچنا چاہیے	
47	خود بھی نیکی کو اختیار اور برائی سے اجتناب کرنا چاہیے	
48	بے عمل داعی کا عبرتناک انجام	
50	**خدمتِ دین**	بارہواں باب
50	حصول علم دین، دین کا کام کرنے والوں کے لیے خوشخبری	
52	**پسندیدہ اوصاف**	تیرہواں باب
52	حضور ﷺ سے محبت کرنے والے لوگ	
52	صبر وشکر، جذبہ شکر کیسے پیدا ہو	
53	صبر واستقامت	
54	توکل، مادّی اسباب وذرائع اختیار کرنا توکل کے منافی نہیں ہے	
55	**ذکر و اذکار**	چودہواں باب
55	توبہ واستغفار	
56	چند جامع دعائیں	
59	**پاکیزہ کردار کے لیے احتیاطیں**	پندرہواں باب
59	معاشرتی بگاڑ	
60	شوہر سے بلا وجہ طلاق کا مطالبہ	
60	عدت کے دوران عورت کا طرزِ عمل	
61	مردوزن کے مصافحے کا موجودہ غلط رواج اور اسوۂ رسول ﷺ	
62	سرکلر بسلسلہ شرعی پردہ	

اللہ سبحانہ وتعالیٰ
فرماتے ہیں

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اِنَّ

بے شک

اَلْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں

وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتَاتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقَاتِ

اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور راست باز مرد اور راست باز عورتیں

وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرَاتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعَاتِ

اور صبر کرنیوالے مرد اور عاجزی کرنیوالے مرد

اور صبر کرنیوالی عورتیں اور عاجزی کرنیوالی عورتیں

وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِیْنَ وَالصَّائِمَاتِ

اور خیرات کرنیوالے مرد اور روزے رکھنے والے مرد

اور خیرات کرنیوالی عورتیں اور روزے رکھنے والی عورتیں

وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ

اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں

وَالذَّاکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذَّاکِرَاتِ

اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں

اَعَدَّ اللّٰہُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا○

کچھ شک نہیں کہ اللہ نے ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم

(سورۃ الاحزاب آیت 35)

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا ہے اور اس دنیا میں آزمائش کے لیے مختصر اور عارضی زندگی دے کر بھیجا ہے۔اس زندگی میں ہر انسان دوسرے انسان کے لیے آزمائش ہے۔اس آزمائش کے دور میں اللہ کی رضا کیا ہے؟اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے فطرت انسانی میں بھی جذبہ وداعیہ[1] رکھا ہے اور حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کو بھی بھیجا جنہوں نے زبانی طور پر ہدایات دیں اور نمونہ بن کر زندگی بھی بسر کی۔نیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ صحائف، زُبر اور کتابیں بھی انسانوں تک پہنچائیں۔ان انبیاء کرام علیہم السلام کی زندگیاں ان ہدایات کا نمونہ اور اُسوہ تھیں۔

اس مقدس سلسلے کے آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ ہیں اور ہم مسلمان ان کے ماننے والے اور ان کے اُمتی کہلاتے ہیں ایک طرف ہمارے لیے قرآن مجید موجود ہے اور دوسری طرف ہمارے پیغمبر ﷺ نے اس قرآن مجید کی جو تشریح اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بصیرت، کشف، الہام، معراج پر دیے گئے احکام اور حضرت جبرئیلؑ کے ذریعے رہنمائی کی روشنی میں صحابہ کرام اور صحابیات رضوان اللہ علیہم کے لیے فرمائی وہ......احادیث نبویہ کی شکل میں موجود ہے۔قرآن مجید 'وحی جلی' کہلاتا ہے وہ احادیث 'وحی خفی' کہلاتی ہیں۔اہل سنّت ہونے کا مطلب ہی یہ ہے کہ ہم قرآن مجید کے ساتھ ساتھ قرآن مجید لانے والے حضرت محمد ﷺ کی تشریحات، توضیحات، عملی نمونہ، ہدایات اور طرز زندگی کو بھی حُجت[2] مانتے ہیں۔

اس کتابچے میں دعوت و اقامتِ دین کا کام کرنے والی مسلمان خواتین کے لیے اس ذخیرہ احادیث میں سے ایک قلیل حصہ بطور نمونہ جمع کر دیا گیا ہے۔دنیا میں جب اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہوتا ہے تو شر دَب جاتا ہے اور خیر یعنی خیر کے کام عام ہو جاتے ہیں، ان حالات

---

(۱) خواہش (۲) دلیل

میں گمراہی کم ہوتی ہے اور زیادہ تر انفرادی سطح پر ہوتی ہے اس لیے توبہ، استغفار اور ذاتی اصلاح پر ہی توجہ ہوتی ہے۔ جبکہ...... ان حالات میں جب معاشرتی بگاڑ ایک وبا کی صورت اختیار کرلے اور شر کا غلبہ ہو جائے تو صرف توبہ استغفار یا انفرادی اصلاح سے دین کا تقاضا پورا نہیں ہوتا بلکہ انفرادی اصلاح سے آگے بڑھ کر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا کام کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اس کام کے لیے دعوت دین اور اقامت دین کی اصطلاحات ہیں۔ یہ مرحلہ مختصر بھی ہوسکتا ہے اور طویل بھی مگر ہے بہت کٹھن اور صبر آزما۔ اس مرحلے میں ختم نبوت ﷺ کے بعد آج خواتین و حضرات کو انبیائے کرام علیہم السلام اور صحابہ اور صحابیات رضی اللہ عنہم کی طرح مجاہدانہ کردار کی ضرورت ہے۔ خانقاہی کردار اور ہے جب کہ مجاہدانہ کردار ایک بالکل الگ شئے ہے۔

بہت خوش نصیب ہیں وہ خواتین جو اس دور میں دعوت دین اور اقامت دین کی جدوجہد میں شریک ہیں اور اپنے حصہ کا کام بھی کر رہی ہیں، اپنے گھر کے مردوں کو بھی اس کام پر آمادہ کر رہی ہیں اور ان کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کے لیے گھریلو حالات میں الجھانے کی بجائے انہیں وقت اور مال کا سرمایہ دین کے لیے لگانے کا گھریلو ماحول فراہم کرنے کے لیے کوشاں رہتی ہیں اور بہت خوش نصیب ہیں وہ گھر جن میں ایسا ملکوتی اور جنتی ماحول ہوتا ہے۔

اس کتابچے میں خواتین کے لیے اپنے گھر، برادری اور ماحول میں ایک مثالی مسلمان خاتون بن کر زندگی گزارنے کے لیے رہنمائی دی گئی ہے۔ یہ بات ہر مسلمان خاتون کو ہر وقت سامنے رکھنا ضروری ہے کہ ہمارے ہادی حضرت محمد ﷺ تمام اُمّت کے افراد (خواتین و حضرات) کے لیے نمونہ تھے اور اُسوۂ کامل رکھتے تھے۔ تاہم وہ ایک مرد تھے اور خواتین کے لیے خاص نسوانی معاملات میں اللہ تعالیٰ نے انؐ کے گھر میں بہت سی خواتین جمع فرما دیں۔ ایک مرد! ماں، بہن، بیٹی اور اجنبی عورت کو خواہ کتنا ہی مخلص اور زاہد و عابد ہو، بات نہیں سمجھا سکتا جتنا کہ اپنی بیوی کو سمجھا سکتا ہے۔ حضرت محمد ﷺ کے گھر میں جمع کی جانے والی خواتین تو

آپ کی ازواج ہیں۔ ان ازواج کے انتخاب میں اللہ تعالیٰ نے یقیناً بہت اونچا معیار رکھا ہے۔ اس لیے کہ وہ سیّدالاولین والآخیرین، خیرالانام[1] حضرت محمد ﷺ کے گھر میں جانے والی تھیں۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

﴿اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ج وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ط لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ﴾ **(نور: 26)**

''ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لیے ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لیے۔ اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے۔ یہ (پاک لوگ) ان (بدگویوں) کی باتوں سے بری ہیں (اور) ان کے لیے بخشش اور نیک روزی ہے''۔

مزید براں ان خواتین کے سابقہ تعلقات اور ازدواجی زندگی کی یادیں اور اثرات کو مٹانے کے لیے اللہ تعالیٰ ان منتخب (SELECTED) خواتین کی ذہن وفکری وروحانی تطہیر فرمائی ہے۔ اور ایسی تطہیر جو سیدالانبیاء حضرت محمد ﷺ کے گھر میں بطور زوجہ قدم رکھنے یعنی اہل بیت بننے کے شایان شان ہوسکتی تھی۔ چنانچہ ارشاد ہے:

﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾

(الاحزاب: 33)

''(اے پیغمبر ﷺ کے اہل بیت) اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (کسی ممکنہ) ناپاکی (کامیل کچیل) دور کردے اور تمہیں بالکل پاک صاف کردے (جیسے پاکیزہ کردار کا حق ہے)۔''

'' وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا '' کے الفاظ شدت کو ظاہر کررہے ہیں اور ازواج النبی ﷺ و رضی اللہ عنھن کے عُلوِّ مرتبت[2] کی عکاسی کررہے ہیں۔

خاص نسوانی معاملات از قسم پردہ، گھر سے باہر نکلنے کے معاملات، غیرمردوں سے گفتگو وارتباط کی حدود، میک اپ، بناؤسنگھار، نمودونمائش، گھر کی آرائش اور کچن پکوان کے تکلّفات

---

(۱) بہترین انسان (۲) مرتبے کی بلندی

وغیرہ میں یہ.................ازواج النبی ﷺ ورضی اللہ عنھن، ''ازواج مُطَھَّرات'' بنا دی گئیں اورانہی برگزیدہ خواتین نے بعد میں صحابیات اور مسلمان خواتین کی تربیت کی ہے اور خاص اسلامی گھریلو کلچر نیز چادر اور چار دیواری کے تصور کے خاکے میں ایسا رنگ بھرا ہے جس کے اثرات آج بھی قائم ہیں۔

یہ ازواجِ مطہراتؓ ہماری آج کی خواتین کے لیے واحد موجود (AVAILABLE) نمونہ ہیں۔اس نمونہ کی اللہ تعالیٰ نے خود حفاظت بھی فرمائی اور ان خواتین کے لیے بہت سی پابندیاں عائد کردیں تا کہ رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی تعلیمات محفوظ رہیں۔

ایک خاتون کے لیے شوہر کی اطاعت بہت اہم ہے اگر یہ ازواج مطہراتؓ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد اور نکاح کر لیتیں تو آپ ﷺ کی دی ہوئی تعلیمات ضائع ہونے کا قوی احتمال (۱) تھا؛ لہٰذا............قرآن پاک میں ان خواتین پر یہ پابندی لگا دی گئی تا کہ تعلیماتِ نبوی ﷺ مِنْ وعَنْ (۲) (AS IT IS) محفوظ رہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا﴾ (الاحزاب:53)

''اور نہ یہ کہ ان کی بیویوں سے کبھی ان کے بعد نکاح کرو......''

اوران مقدس خواتین......ازواج مطہراتؓ نے یہ پابندی دل وجان سے قبول کی اور اس کو نبھایا۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے 46 سال بعد تک حیات رہیں اور 80 سال کی عمر میں 57ھ میں وفات پائی۔

حاصلِ کلام یہ ہے آج کی مسلم خاتون کے لیے اور قیامت تک کی مسلمان خواتین کے خاص نسوانی معاملات میں ان ازواج مطہراتؓ کا طرزِ زندگی ہی اُسوۂ کاملہ ہے جو بالواسطہ درحقیقت اسوۂ رسول ﷺ ہی ہے۔خواتین میں سے جس خوش نصیب خاتون کو نبی اکرم ﷺ جیسا والد اور ازواج مطہراتؓ جیسی ماؤں کی تربیت ملی وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

قرآن مجید میں ان ازواج مطہراتؓ کو حکم دیا گیا ہے اور یہی حکم بالواسطہ قیامت تک کی خواتین کے لیے ہے:

---

(۱) خدشہ (۲) حرف بحرف، جوں کا توں

﴿يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا﴾ (الاحزاب: 32)

''اے پیغمبر ﷺ کی بیویو! تم عام (مسلمان) عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم پرہیز گار رہنا چاہتی ہو تو (کسی اجنبی شخص سے) نرم نرم باتیں نہ کیا کرو تا کہ ایسا شخص جس کے دل میں کسی طرح کا مرض ہے کوئی اُمید (نہ) پیدا کر لے اور (ان سے) دستور کے مطابق بات کیا کرو''۔

﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا﴾ (الاحزاب: 34)

''اور تمہارے گھروں میں (جو حضور ﷺ کے مسکن ہیں جہاں وحی نازل ہوتی ہے) جو اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور حکمت (کی باتیں سنائی جاتی ہیں) ان کو یاد رکھو۔ بے شک اللہ باریک بین اور باخبر ہے''۔

آج کی مُسلِمہ خاتون کو ان ہدایات پر مکمل عمل درآمد کرنے کو ہی اپنی سعادت سمجھنا چاہیے اور ماحول اور معاشرتی دباؤ کے دام سے نکلنا چاہیے۔

آخری بات یہ ہے کہ جیسے اوپر تذکرہ ہوا ہے اور تنظیم اسلامی کی دعوت کا حصہ ہے کہ ہر مسلمان مرد اور عورت کو دین پر چلنا چاہیے اور دوسروں کے لیے نمونہ بننا چاہیے۔ کم سے کم سطح پر یہی درجہ شہادت اور شہادت علی الناس کی ذمہ داری ہے جو درجہ بدرجہ تمام مسلمان خواتین وحضرات پر عائد ہوتی ہے۔

اس کتابچے میں مجموعی طور پر ایک مسلم خاتون جو دعوت دین اور اقامت دین کا کام کر رہی ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اس کے لیے اسی اُسوۂ ازواج مطہراتؓ کو اہمیت دے کر پیش کیا گیا ہے۔

اس کتابچے کا تیرہواں باب معاشرتی بگاڑ کے عنوان سے ہے۔ جب معاشرے میں نیکی غالب ہو تو مرد و زن بلکہ پورا معاشرہ ایک دوسرے کی آخرت بنانے میں مُمِد و معاون ہوتا ہے اور جب معاشرے میں بگاڑ حد سے بڑھ جائے تو ہر چیز فتنہ بن جاتی ہے عورت مرد

کے لیے اور مرد عورت کے لیے۔ مرد بگڑتے ہیں تو فساد فی الخلق (۱)، شراب اور بدکاری عام ہو جاتی ہے، مرد خدائی کے دعوے کرتے ہیں لوگوں سے سجدے کراتے ہیں۔...... ہمارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ نے ان پہلوؤں کی بھی نشان دہی فرمائی ہے کہ جب خاتون بگڑتی ہے تو معاشرے میں فتنہ بن جاتی ہے اور اس کا کردار شیطان کے ایجنٹ کا ہو جاتا ہے ایسے کردار سے بچنا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں دعوت دین اور اقامت دین کے لیے اپنے حصے کا کام تن دہی اور نیک نیتی سے نبھانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین —— نیز دنیا اور آخرت میں بھلائیاں عطا فرمائے، آمین۔

خاکسار

(مختار حسین فاروقی)

---

(۱) مخلوق میں بگاڑ

کچھ قابلِ توجہ امور

اللہ تعالیٰ نے جو بھی تخلیق کی ہے اس میں ہر چیز کو جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے، ازروئے قولِ ربّانی:

﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ﴾ (یٰسٓ : 36)

"پاک ہے وہ ذات جس نے ہر چیز کا جوڑا پیدا کیا ہے خواہ وہ نباتات ہو خواہ انسان، اور ایسی مخلوق بھی جو انسان نہ جانتے ہوں"۔

اور ان جوڑوں میں نسبت بھی ایسی ہے کہ دونوں مل کر اکائی بنتے ہیں اور ایک دوسرے کی تکمیل کا ذریعہ ہیں۔ سورج اور چاند، آسمان اور زمین، سمندر اور خشکی، حیوانات کی تمام اقسام اور خود انسان! ان جوڑوں کو اللہ تعالیٰ نے علیحدہ علیحدہ صلاحیتیں عطا کی ہیں اور دائرہ کار بھی علیحدہ علیحدہ معین (۱) کیا ہے۔ ان جوڑوں میں سے ایک کی حیثیت فاعلی ہے اور دوسرے کی انفعالی (۲)، لیکن اس میں کسی کی توہین کا پہلو نہیں ہے، کیونکہ ہر ایک کا کام اپنی نوعیت کا ہے اور اسی کو زیب دیتا ہے، آسمان بارش برساتا ہے لیکن کھیتی نہیں اگاتا، سورج آگ برساتا ہے لیکن چاند جیسی ٹھنڈک مہیا نہیں کرتا۔

اب آیئے اس جوڑے کی طرف جس کو اللہ تعالیٰ نے تمام جوڑوں پر شرف بخشا ہے، یعنی مرد اور عورت۔ اس کے بارے میں خود پیدا کرنے والے نے فرمایا کہ شرفِ انسانیت کے لحاظ سے ان میں سے کوئی بھی بڑھیا ہے اور نہ گھٹیا۔

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً﴾ (النساء : 1)

"اے انسانو! اپنے مالک کی نافرمانی سے بچو جس نے تمہیں ایک نفس سے پیدا کیا اور اس نوع سے اس کا جوڑا بھی پیدا کیا ہے اور پھر ان دونوں سے کثیر تعداد میں مرد اور عورتیں پھیلا دی ہیں"۔

پھر فرمایا:

---

(۱) مقرر (۲) اثر قبول کرنا

﴿وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا﴾ (النساء: 32)

''اوراس کی تمنا نہ کروجس کی اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ مردوں کو ان کے کاموں کا ثواب ہے جو انہوں نے کیئے اور عورتوں کو ان کاموں کا ثواب ہے جو انہوں نے کیئے (اپنے اپنے دائرہ کار میں رہ کر جو کوئی بھی نیکی کمائے گا تو وہ اسے ہی ملے گی)۔اور اللہ سے اس کا فضل ہی مانگا کرو، بے شک اللہ ہر چیز کے بارے میں علم رکھتا ہے''۔

ویسے تو اللہ تعالیٰ نے مردوں میں سے کتنے مردوں کو ایک دوسرے پر فضیلت دے رکھی ہے اور عورتوں میں سے کتنی عورتوں کو باہم فضیلت سے نوازا ہے ﴿اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ﴾ (بنی اسرائیل: 21) ''دیکھو کیسے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دے رکھی ہے''۔ یہ تو اس دنیا کی رنگارنگی اور ابتلاء کے لوازمات میں سے ہے۔ اور یہ تو اس حد تک ہے کہ ایک درخت کے پھلوں کے ذائقہ میں بھی تفاوت ہوتا ہے۔ دوسری طرف پھلوں کو دوسرے پھلوں پر فضیلت ہوتی ہے۔ قرآن مجید کے اکثر و بیشتر احکامات تو ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ کے صیغہ سے آئے ہیں لیکن جہاں مرد و عورت کے معاملات علیحدہ علیحدہ ہیں وہاں ان کو خطاب بھی علیحدہ علیحدہ کیا گیا ہے اور اسی سے مرد اور عورت کے دائرہ کار میں فرق معلوم ہوتا ہے۔ اس کی بہترین مثال سورہ نور کی وہ آیات ہیں جن میں ستر یعنی گھر کے اندر کے پردے کے احکامات صادر[1] فرمائے گئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ﴾ (النور: 30)

''اے نبی ﷺ! مومن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ ان کے لیے پاکیزگی کی بات ہے اور جو کام یہ لوگ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے''۔

---

(1) جاری کرنا

غور کیجئے کہ مردوں کے لیے مختصر سا دو نکاتی حکم صادر فرمانے کے بعد عورتوں کے لیے گھر کے اندر جو پردہ مطلوب ہے اس کے بارے میں ان کے حالات کے مطابق کیسی تفصیل آرہی ہے:

﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۚ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾

(النور: 31)

''اور مومن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں، اور اپنی آرائش (زیور کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں، مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہو اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رکھا کریں اور اپنے خاوند اور باپ اور سسر اور بیٹوں اور خاوند کے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (ہی) عورتوں اور لونڈی غلاموں کے سوا، نیز ان خدام کے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھیں یا ایسے لڑکوں سے جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں (غرض ان لوگوں کے سوا) کسی پر اپنی زینت (اور سنگھار کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیں اور اپنے پاؤں (ایسے طور سے زمین پر) نہ ماریں کہ (جھنکار کی آواز کانوں میں پہنچے اور) ان کے پوشیدہ زیور ظاہر ہو جائیں۔ اور مومنو! سب اللہ کے آگے توبہ کرو تا کہ تم فلاح پاؤ''۔

اور فرمایا:

﴿وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ۖ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ۖ وَاللّٰهُ

﴿سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ﴾ (النور: 60)

''اور بڑی عمر کی عورتیں جن کو نکاح کی توقع نہیں رہی وہ اپنے (زائد) کپڑے (برقعہ/ بڑی چادر وغیرہ) اتار لیا کریں تو ان پر کچھ گناہ نہیں، بشرطیکہ اپنی زینت کی چیزیں نہ ظاہر کریں، اور اگر اس سے بچیں تو یہ ان کے حق میں بہتر ہے، اور اللہ سنتا جانتا ہے''۔

ان آیات کی روشنی میں ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے کہ دونوں کے دائرہ کار اور ستر کے احکامات میں کیا فرق ہے، پھر سورہ احزاب میں تو پوری طرح اس چیز کو نمایاں کر دیا گیا ہے کہ عورتوں کا اصل مقام گھر کی چار دیواری ہے اور ان کی اصل ذمہ داری اولاد کو مستقبل کا معمار بنانا ہے۔ عورتوں کے لیے اصل اسوہ چونکہ ازواجِ مطہرات تھیں اس لیے ان کے حوالے سے ان کو احکامات دیئے گئے ہیں، نبی اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات اگرچہ مومنین کی مائیں تھیں پھر بھی ان کو اسوہ بنانے کے لیے ان تمام احکامات کا پابند بنایا گیا جو باقی عورتوں کے لیے مطلوب تھے:

﴿يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسۡتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيۡتُنَّ فَلَا تَخۡضَعۡنَ بِالۡقَوۡلِ فَيَطۡمَعَ الَّذِيۡ فِيۡ قَلۡبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلۡنَ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ۝ وَقَرۡنَ فِيۡ بُيُوۡتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاهِلِيَّةِ الۡاُوۡلٰى وَاَقِمۡنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيۡنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ﴾ (الاحزاب: 32،33)

''اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں، اگر تم اللہ سے ڈرنے والی ہو تو نرم اور شیریں انداز سے بات نہ کیا کرو، مبادا دل کی خرابی کا مبتلا کوئی شخص (منافق) لالچ میں پڑ جائے، بلکہ صاف سیدھی بات کرو، اور اپنے گھروں میں ٹک کر رہو اور سابق دور جاہلیت کی سی سج دھج نہ دکھاتی پھرو، نماز قائم کرو، زکوۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو''۔

اور پھر فرمایا:

﴿وَاِذَا سَاَلۡتُمُوۡهُنَّ مَتَاعًا فَسۡئَلُوۡهُنَّ مِنۡ وَّرَآءِ حِجَابٍ﴾ (الاحزاب: 53)

''اور (اے مومنو!) جب تم ان (امہات المومنین) سے کوئی چیز مانگو تو پردے کی اوٹ سے مانگو''۔

جب گھر میں قرار پکڑنے اور حجاب کے احکام آگئے تو عورت کا اصل دائرہ کار گھر متعین ہوگیا۔اب یہ سوال پیدا ہوا کہ اگر گھر سے باہر نکلنا ہو تو کیا کیا جائے۔فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ﴾ **(الاحزاب: 59)**

''اے نبی ﷺ! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنے اوپر چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں، یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور ستائی نہ جائیں''۔

قرآن مجید کی ان ہدایات کو مدنظر رکھ کر اگر دیکھا جائے تو عورت کا اصل مقام تو گھر کی ذمہ داریاں ہی قرار پاتا ہے، نبی اکرم ﷺ کے فرمودات کے ذخیرہ سے اس کی تفاصیل اور جزئیات کا بیان معلوم ہوتا ہے، جو کتابچہ میں دی جارہی ہیں۔آج کل عورت نے خودنمائی کے جذبے کے تحت جو کام اپنے ذمے لے لیے ہیں، دیکھا جائے تو وہ اصل میں عورت کی تذلیل کا سامان ہے کہ وہ گھر کی ذمہ داری کے ساتھ ساتھ مرد کے حصہ کا کام بھی کرے اور معاشرے کی نظروں میں پھر بھی حقیر ہی رہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ وَأَقْرَبُ مَا تَكُونُ مِنْ رَبِّهَا إِذَا هِيَ فِي قَعْرِ بَيْتِهَا)) **(صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ)**

''یقیناً عورت چھپانے کی چیز ہے۔وہ جب باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے اوپر سے جھانکتا ہے (یعنی اس پر مسلط ہو جاتا ہے)۔وہ اپنے رب کی خوشنودی سے قریب تر ہوتی ہے جب اپنے گھر کے اندرونی کمرے میں ہوتی ہے''۔

یہ ہے خالق کائنات کی وہ ہدایت جو اس نے ان دونوں کے لیے سیدھی راہ معین کرنے کی خاطر نازل کی ہے اور جس کی موزوں ترین صورت وہ ہے جس پر اس کے رسول ﷺ نے عمل کرکے ہمارے لیے اسوۂ حسنہ چھوڑا ہے۔

☆ —— ☆ —— ☆

تنظیم اسلامی کی قراردادِ تاسیس سے ایک اقتباس

''ہمارے نزدیک دین کا اصل مخاطَب فرد ہے۔ اُسی کی اخلاقی وروحانی تکمیل اور فلاح ونجات، دین کا اصل موضوع ہے، اور پیشِ نظر اِجتماعیت اصلاً اسی لیے مطلوب ہے کہ وہ فرد کو اس کے نصب العین یعنی رضائے الٰہی کے حصول میں مدد دے۔

لٰہذا پیشِ نظر اِجتماعیت کی نوعیت ایسی ہونی چاہیے کہ اُس میں فرد کی دینی اور اخلاقی تربیت کا کماحقہ، لحاظ رکھا جائے اور اس امر کا خصوصی اہتمام کیا جائے کہ اس کے تمام شرکاء کے دینی جذبات کو جلا[1] حاصل ہو، ان کے علم میں مسلسل اضافہ ہوتا رہے، ان کے عقائد کی تصحیح وتطہیر ہو، عبادات اور اتباعِ سنت سے اُن کا شغف[2] اور ذوق وشوق بڑھتا چلا جائے، عملی زندگی میں حلال وحرام کے بارے میں اُن کی حس تیز تر اور اُن کا عمل زیادہ سے زیادہ مبنی برتقویٰ ہوتا چلا جائے اور دین کی دعوت واشاعت اور اس کی نصرت واِقامت کے لیے اُن کا جذبہ ترقی کرتا چلا جائے۔ اِن تمام اُمور کے لیے ذہنی اور علمی رہنمائی کے ساتھ ساتھ عملی تربیت اور تاثیرِ صحبت کے اہتمام کی جانب خصوصی توجہ ناگزیر ہے۔

دعوتِ دین کے ضمن میں ہمارے نزدیک ''اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ''[3] کی روح اور ''اَلْاَقْرَبُ فَالْاَقْرَبُ''[4] کی تدریج ضروری ہے۔ لٰہذا دعوت واصلاح کے عمل کو فرد سے اوّلاً کنبہ اور خاندان اور پھر تدریجاً ماحول کی جانب بڑھانا چاہیے۔ اس ضمن میں نئی نسل کی دینی تعلیم وتربیت کا خصوصی اہتمام ناگزیر ہے''۔

---

(۱) چمک، اضافہ (۲) محبت، رغبت (۳) دین خیر خواہی کا نام ہے

(۴) اس اصطلاح کا مفہوم یہ ہے کہ سب سے زیادہ حق اس کا ہے جو سب سے زیادہ قریبی ہے۔

پہلا باب

اخلاصِ نیت

(1) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ ((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوِ امْرَأَۃٍ یَتَزَوَّجُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ)) (رواہ بخاری ومسلم)

حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”بے شک تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو اس کی نیت کے مطابق پھل ملتا ہے تو جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی (یعنی اللہ اور رسول کی رضاجوئی و اطاعت کے سوا اس کی ہجرت کا اور کوئی باعث نہیں تھا) تو اس کی ہجرت درحقیقت اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی کی طرف ہوئی (یعنی اسی کو اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرنے کا مقرر اجر ملے گا) اور جس شخص نے ہجرت کی کسی دنیاوی غرض حاصل کرنے کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف شمار ہوگی“۔

قلبِ انسانی پر اللہ کی نگاہ

(2) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ)) (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ”اللہ تمہاری شکل و صورت اور تمہارے مال کو نہ دیکھے گا بلکہ تمہارے دلوں کو اور تمہارے اعمال کو دیکھے گا“۔

اہلِ ایمان کے لیے اُخروی انعامات

(3) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَعْدَدْتُ لِعِبَادِی

الصَّالِحِينَ مَا لَاعَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَاخَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، فَاقْرَؤُوْا اِنْ شِئْتُمْ، ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ﴾ (السجدہ:۱۷)) (بخاری ومسلم)

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ''میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، جس کے بارے میں کسی کان نے نہیں سنا اور کسی کے دل میں اس کا خیال تک نہیں گزرا۔ تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ فَلَا تَعْلَمُ ...... (اِلٰی اٰخِرِھَا) ''کوئی شخص نہیں جانتا کہ نیک بندوں کے لیے کتنا آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان اور کتنی خوشیاں ہیں جو پوشیدہ رکھی گئی ہیں'' (جو قیامت میں ملیں گی)۔

جنت و دوزخ کے نشان راہ

(4) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ ((حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ)) (بخاری)

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جہنم کو لذتوں اور نفس کی خواہشوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے اور جنت کو سختیوں اور مشقتوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے''۔

اُخروی کامیابی —— آزمائشوں کی راہ سے

(5) عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَقُلْنَا اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا؟ اَلَا تَدْعُوْ اللهَ لَنَا؟ قَالَ ((كَانَ الرَّجُلُ فِيْمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْاَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيْهَا فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاِثْنَيْنِ وَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَادُوْنَ لَحْمِهٖ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ وَمَايَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ، وَاللهِ لَيُتِمَّنَّ اللهُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرُ الرَّكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَايَخَافُ اِلَّا

اللّٰہَ اَوِ الذِّئبَ عَلٰی غَنَمِهٖ وَلٰکِنَّکُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ)) (بخاری)

حضرت خباب بن الارتؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کعبہ کے سائے میں چادر سر کے نیچے رکھ کر لیٹے ہوئے تھے (اُس زمانے میں مکہ والے بے پناہ ظلم وستم مسلمانوں پر توڑ رہے تھے) ہم نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ، آپ ہمارے لیے اللہ کی مدد طلب نہیں کرتے؟ آپ ﷺ اس ظلم کے خاتمہ کی دعا نہیں کرتے؟ آخر یہ سلسلہ کب تک دراز ہوگا؟ کب یہ مصائب ختم ہوں گے؟ حضور ﷺ نے یہ سن کر فرمایا ''تم سے پہلے ایسے لوگ گزرے ہیں کہ ان میں سے کسی کے لیے گڑھا کھودا جاتا، پھر اسے اس گڑھے میں کھڑا کیا جاتا، پھر آرا لایا جاتا اور اس سے اس کے جسم کو چیرا جاتا، یہاں تک کہ اس کے جسم کے دو ٹکڑے ہو جاتے پھر بھی وہ دین سے نہ پھرتا اور اس کے جسم سے لوہے کے کنگھے چبھوئے جاتے جو گوشت سے گزر کر ہڈیوں اور پٹھوں تک پہنچ جاتے، مگر وہ اللہ کا بندہ حق سے نہ پھرتا۔ قسم ہے خدا کی یہ دین غالب ہوکر رہے گا یہاں تک کہ سوار صنعاء (یمن) سے حضر موت تک کا سفر کرے گا اور راستہ میں اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا۔ البتہ چرواہے کو صرف بھیڑیوں کا خوف رہے گا کہ کہیں بکری اُٹھا نہ لے جائیں۔ لیکن (افسوس) تم لوگ جلدی کرتے ہو''۔

☆ —— ☆ —— ☆

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ((ثَلَاثٌ مُنْجِیَاتٌ وَثَلَاثٌ مُھْلِکَاتٌ فَاَمَّا الْمُنْجِیَاتُ فَتَقْوَی اللّٰہِ فِی السِّرِّ وَ الْعَلَانِیَۃِ وَالْقَوْلُ الْحَقُّ فِی الرِّضَا وَالسُّخْطِ وَالْقَصْدُ فِی الْغِنٰی وَالْفَقْرِ وَ اَمَّا الْمُھْلِکَاتُ فَھَوًی مُتَّبَعٌ وَ شُحٌّ مُطَاعٌ وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ وَ ھِیَ اَشَدُّ ھُنَّ))

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الاداب باب الغضب والکبر الفصل الثالث وقال رواہ البیھقی)

حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ ''تین چیزیں نجات دلانے والی ہیں اور تین ہلاک کرنے والی۔ نجات دلانے والی یہ ہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے اعلانیہ اور پوشیدہ دونوں حالتوں میں بچنا۔ حق بات کہنا کسی سے راضی ہونے یا ناراض ہونے کی حالت میں اور معتدل راہ اختیار کرنا غنی ہونے اور فقیر ہونے کی حالت میں اور ہلاک کرنے والی یہ ہیں ہوائے نفس جس کی پیروی کی جائے، لالچ اور ہوس زر کے لیے کام کرنا اور اپنے آپ کو کچھ سمجھنا (خود پسندی) اور یہ ان سب میں زیادہ مہلک ہے''۔

دوسرا باب

عبادات ومعاملات

نماز گناہوں کو مٹاتی ہے

(6) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَرَاَیْتُم لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ، هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ؟)) قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالَ((فَذَالِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا)) (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر کوئی نہر ہو جس میں وہ ہر دن پانچ بار غسل کرتا ہو تو بتاؤ اس کے جسم پر کچھ بھی میل کچیل باقی رہ سکتا ہے''۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ ''نہیں! اس کے جسم پر ذرا بھی میل کچیل نہیں رہے گا''۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''یہی حال پانچ وقت کی نمازوں کا ہے، اللہ ان نمازوں کے ذریعہ گناہوں کو مٹاتا ہے''۔

زکوٰۃ — معاشی توازن کے لیے

(7) عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَاءِهِمْ فَتُرَدَّ عَلٰى فُقَرَاءِ هِمْ)) (متفق علیه)

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر صدقہ فرض کیا ہے جو ان کے مالدار لوگوں سے لیا جائے گا اور اسے ان کے ضرورت مندوں کو لوٹایا جائے گا''۔

عدم ادائیگی زکوٰۃ مال کی بربادی کا موجِب ہے

(8) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَاخَالَطَتِ الزَّكَاةُ مَالًا

قَطُّ اِلَّا اَهْلَكَتْهُ)) (مشكاة)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ’’جس مال میں سے زکوٰۃ نہ نکالی جائے اور اُسی میں ملی جلی رہے تو وہ مال کو تباہ کر کے چھوڑتی ہے‘‘۔

باوجود استطاعت کے حج نہ کرنے کی حرمت

(9) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَن مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾))

(سنن الترمذی)

’’حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا ’’جس کے پاس زادِراہ اور سواری ہو بیت اللہ تک پہنچانے کے لیے اور وہ پھر بھی حج نہ کرے تو اس کے لیے کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی مرے یا عیسائی۔ اور یہ اس بنیاد پر ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ لوگوں پر اللہ کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے جس کو بھی اس تک پہنچنے کی استطاعت ہو‘‘۔

روزے کی فضیلت و اہمیت

(10) عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرَةُ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰى مَا شَاءَ اللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ يَدَعُ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ (وَلِلْبُخَارِی شَهْوَاتَهٗ) مِنْ اَجْلِیْ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِيْنَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ، اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ)) (مسند احمد)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ’’کہ اللہ تعالیٰ انسان کے ہر

---

(۱) یہ الفاظ بخاری کے ہیں

نیک کام کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا بلکہ اس سے بھی جتنا چاہیں زیادہ عطا کرتے ہیں البتہ اللہ فرماتے ہیں روزہ اس سے مستثنیٰ ہے پس روزہ میرے لیے ہے اور میں خود ہی اس کا (جتنا چاہوں گا) اجر عطا کروں گا کہ روزے دار میری خاطر اپنا کھانا پینا (اور اپنی دیگر خواہشات)[1] چھوڑتا ہے۔ روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک تو اس کو افطار کے وقت ملتی ہے اور دوسری اپنے رب سے ملاقات کے وقت ملے گی اور روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ محبوب ہے اور روزہ ڈھال ہے، روزہ ڈھال ہے‘‘۔

حلال وحرام سے لاپرواہی

(11) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَایُبَالِی الْمَرْءُ مَا اَخَذَ مِنْهُ اَمْ مِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ)) (بخاری)

حضرت ابو ہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ’’لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں آدمی اس بات کی پروا نہیں کرے گا کہ اس نے جو مال کمایا ہے وہ حلال ہے یا حرام‘‘۔

احتیاط کی راہ

(12) عَنْ نُعْمَانَ بْنِ بَشِیْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ، وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ وَبَیْنَهُمَا اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَةٌ، فَمَنْ تَرَکَ مَا شُبِّهَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ کَانَ لِمَا اسْتَبَانَ اَتْرَکَ، وَمَنِ اجْتَرَاَ عَلٰی مَا یَشُکُّ فِیْهِ مِنَ الْاِثْمِ اَوْشَکَ اَنْ یُّوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ، وَالْمَعَاصِیْ حِمَی اللّٰهِ، مَنْ یَّرْتَعْ حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِکُ اَنْ یُّوَاقِعَهٗ)) (بخاری)

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ’’حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی، لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں ایسی ہیں جو مشتبہ ہیں، تو جو شخص مشتبہ گناہ سے بچے گا وہ بدرجہ اولیٰ کھلے ہوئے گناہوں سے بچے گا اور جو شخص مشتبہ گناہوں کے کر ڈالنے میں جرات دکھائے گا تو کھلے ہوئے گناہوں میں اس کا پڑ جانا بہت زیادہ متوقع ہے

اور معصیتیں اللہ کا ممنوعہ علاقہ ہیں (جس کے اندر کسی کو جانے کی اجازت نہیں اور اس کے اندر بلا اجازت گھس جانا جرم ہے) جو جانور ممنوعہ علاقہ کے آس پاس چرتا ہے اس کا ممنوعہ علاقہ میں جا پڑنا بہت زیادہ متوقع ہے''۔

تجرُّد کی زندگی - فساد کا سبب

(13) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((اِذَا خَطَبَ اِلَیْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِیْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَزَوِّجُوْهُ، اِنْ لَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِیْضٌ))

(ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جب تمہارے ہاں شادی کا پیغام کوئی ایسا شخص لائے جس کے دین و اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس سے شادی کر دو، اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑی خرابی پیدا ہوگی''۔

☆ —— ☆ —— ☆

عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا نَبِیُّنَا ﷺ اِلَّا قَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ: ((لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ)) (رواہ البیہقی فی السنن الکبریٰ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا ہو اور اُس میں یہ نہ ارشاد فرمایا ہو کہ: ''جس میں امانت کی پاسداری نہیں اُس میں ایمان نہیں اور جس میں عہد کی پابندی نہیں اُس میں دین نہیں۔''

تشریح: یہ حدیثِ مبارکہ خبردار کر رہی ہے کہ امانت داری اور عہد کی پابندی سے کسی آدمی کا خالی ہونا دین و ایمان کی حقیقت سے اُس کی محرومی اور بے نصیبی کی دلیل ہے۔ امانت داری اور ایفاءِ عہد ایمان و اسلام کے لوازم میں سے ہیں۔ اِس طرح کے مضامین کی حدیثوں کا مقصد اور منشا یہ نہیں ہوتا کہ ایسا شخص اسلام کے دائرے سے بالکل نکل گیا اور اب اُس پر بجائے اسلام کے کفر کے احکام جاری ہوں گے۔ اِن کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ یہ شخص ایمان کی اصل حقیقت اور اُس کے نور سے محروم ہے۔ اُس کا ایمان بہت ہی ناقص درجے کا اور بے جان ہے۔

تیسرا باب

صلۂ رحمی

والدہ سے حسن سلوک

(14)عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ؟ قَالَ ((اُمُّکَ)) قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ ((اُمُّکَ)) قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ ((اُمُّکَ)) قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ ((ثُمَّ اَبُوْکَ)) ...... وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ ((اُمَّکَ ثُمَّ اُمَّکَ ثُمَّ اُمَّکَ ثُمَّ اَ بَاکَ ثُمَّ اَدْنَاکَ ثُمَّ اَدْنَاکَ)) (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی اسے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میرے حُسنِ سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''تیری ماں'' اس نے کہا پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''تیری ماں'' اس نے کہا پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''تیری ماں'' اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا ''تیرا باپ'' ایک اور روایت کے مطابق آپ ﷺ نے ''پھر دوبارہ ماں کا اور تیسری بار باپ کا ذکر فرمایا اور کہا پھر درجہ بدرجہ جو تیرے قریبی رشتہ دار لوگ ہوں''۔

(15) عَنِ الْمُغِیْرَةِؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ)) (متفق علیه)

حضرت مغیرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بلاشبہ اللہ نے تم پر اپنی ماؤں کی نافرمانی اور حق تلفی حرام کردی ہے''۔

والدین کی خدمت کا صلہ جنت ہے

(16) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ)) قِیْلَ مَنْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((قَالَ مَنْ اَدْرَکَ وَالِدَیْهِ عِنْدَ الْکِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ

كِلَاهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ)) (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''اس کی ناک خاک آلود ہو (یعنی ذلیل ہو)'' یہ بات آپ ﷺ نے تین دفعہ فرمائی۔ لوگوں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کون ذلیل ہو؟ (یعنی یہ جملہ کن لوگوں کے بارے میں آپ ﷺ فرمارہے ہیں؟) آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''وہ شخص جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پایا ان دونوں میں ایک کو یا دونوں کو پھر وہ (ان کی خدمت کے ذریعے) جنت میں داخل نہ ہو سکے''۔

اعلیٰ صلہ رحمی

(17) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيْ، وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا)) (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ بیان فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ''وہ شخص جو بدلہ میں رشتہ داری کا لحاظ کرتا ہے وہ مکمل درجہ کی صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے، کمال درجہ کی صلہ رحمی یہ ہے کہ جب دوسرے رشتہ دار اس کے ساتھ بے تعلقی کریں تو یہ ان کے ساتھ اپنا تعلق جوڑے اور ان کا حق دے''۔

☆ —— ☆ —— ☆

صلہ رحمی باعث برکت

((مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَاَنْ يُّنْسَاَ لَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ (صحیح بخاری))

''جو شخص اپنے رزق میں وسعت وفراوانی اور اپنی عمر میں درازی چاہتا ہو، اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔

چوتھا باب

حقوق الزوجین

مثالی خاتون

(18) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ النِّسَاءِ خَیْرٌ؟ قَالَ ((اَلَّتِیْ تَسُرُّهٗ اِذَا نَظَرَ وَتُطِیْعُهٗ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهٗ فِیْ نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا یَکْرَهُ))

(نسائی)

رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کونسی عورت بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''وہ عورت جب اس کا خاوند اسے دیکھے تو اسے خوش کرے، جب اس کو حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور اپنی ذات اور اپنے مال میں اس کی ایسی مخالفت نہ کرے جو اس کو ناگوار ہو''۔

(19) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍوؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَلدُّنْیَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا اَلْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ)) **(مسلم)**

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دنیا متاع (برتنے کا سامان) ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک بیوی ہے''۔

کون سی عورت جنت میں؟

(20) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَؓ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَیُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ)) **(ترمذی)**

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو عورت فوت ہوئی اس حال میں کہ اس کا خاوند اس سے خوش ہو تو وہ عورت جنت میں داخل ہوگی''۔

(21) عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْمَرْاَةُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا، فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ)) (مشکوٰة)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''عورت جب کہ وہ پانچوں وقت کی نماز پڑھے، اور رمضان کے روزے رکھے، اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے، اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے، تو وہ جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے داخل ہو''۔

عورت کے حقوق

(22) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ))(ابن ماجه)

حضرت عبداللہؓ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے بہتر وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں بہتر ہوں''۔

(23) عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ؟ اِبْنَتُكَ مَرْدُوْدَةٌ اِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ)) (مشكوٰة)

حضرت سراقہ بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''کیا میں تمہیں افضل صدقے کی خبر نہ دوں، تیری بیٹی جو تیری طرف لوٹا دی گئی ہے، تیرے سوا اس کے لیے کوئی کمانے والا نہیں ہے''۔

☆—☆—☆

قرآنی دعا

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًاO

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما'' (سورۃ الفرقان:74)

پانچواں باب

عورت کی ذمہ داریاں

عورت گھر کی نگران اور اس بارے میں جوابدہ ہے

(24) عَنْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ عُمَرؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ ((کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ، اَلْاِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِیْ اَھْلِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ وَالْمَرْأَۃُ رَاعِیَۃٌ فِیْ بَیْتِ زَوْجِھَا وَمَسْئُوْلَۃٌ عَنْ رَّعِیَّتِھَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِیْ مَالِ سَیِّدِہٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''تم میں سے ہر کوئی ذمہ دار ہے اور وہ اپنے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ سردار (قوم کا) ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا، مرد اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اور اُس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا، عورت اپنے خاوند کے گھر پر نگران ہے اور اس سے اس کے بارے میں پوچھ ہوگی اور ملازم اپنے مالک کے مال پر نگران ہے اور اس سے اس بارے میں سوال ہوگا، کیونکہ ہر کوئی ذمہ دار ہے اور اسے اس کی ذمہ داری کی جوابدہی کرنا ہوگی''۔

اولاد کو نماز کی تلقین کرنا

(25) عَنْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلَاۃِ وَھُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا وَھُمْ اَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوْا بَیْنَھُمْ فِی الْمَضَاجِعِ)) (ابوداؤد)

سیدنا عبداللہ بن عمرو ابن العاصؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا حکم دو جب کہ وہ سات سال کے ہو جائیں، اور نماز کے لیے ان کو مارو

جب وہ دس سال کی عمر کے ہو جائیں۔ اور اس عمر کو پہنچنے کے بعد ان کے بستر الگ کر دو"۔

اولاد کی صحیح تربیت — صدقہ جاریہ

(26) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلاَّ مِنْ ثَلَاثَةٍ صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ، اَوْعِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِهٖ، اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْ لَهٗ)) (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا "جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔ مگر تین قسم کے اعمال ایسے ہیں کہ اُن کا ثواب مرنے کے بھی ملتا رہتا ہے۔ ایک یہ کہ وہ صدقہ جاریہ کر جائے، یا ایسا علم چھوڑ جائے جس سے لوگ فائدہ اُٹھائیں، تیسرے نیک لڑکا جو اس کے لیے دعا کرتا ہے"۔

لڑکیوں کی تربیت کا صلہ

(27) عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ حَتّٰی تَبْلُغَا جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَنَا وَهُوَ كَهَاتَیْنِ)) وَضَمَّ اَصَابِعَهٗ (مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بلوغ کو پہنچ گئیں تو قیامت کے روز میں اور وہ اس طرح آئیں گے جیسے میرے ہاتھ کی دو انگلیاں ساتھ ساتھ ہیں"۔

بیٹی آگ سے نجات کا ذریعہ ہے

(28) عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ جَاءَتْنِیْ اِمْرَاَةٌ وَمَعَهَا اِبْنَتَانِ لَهَا تَسْاَلُنِیْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ غَیْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ، فَاَعْطَیْتُهَا اِیَّاهَا، فَقَسَمَتْهَا بَیْنَ اِبْنَتَیْهَا وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِیُّ ﷺ فَحَدَّثْتُهٗ فَقَالَ ((مَنِ ابْتُلِیَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَیْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَیْهِنَّ كُنَّ لَهٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ)) (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی،

اس کے ساتھ دو بچیاں تھیں، وہ مجھ سے کچھ مانگنے کے لیے آئی تھی۔ اس وقت میرے پاس سوائے ایک کھجور کے اور کچھ نہ تھا، وہی میں نے اسے دے دی۔ اس نے اس کھجور کو ان دونوں لڑکیوں میں تقسیم کر دیا اور خود کچھ نہ کھایا۔ پھر وہ اُٹھی اور چلی گئی۔ اس کے بعد جب نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے اُس عورت کا حال بیان کیا کہ باوجود بھوکی ہونے کے اس نے اپنے اوپر اپنی دو بچیوں کو ترجیح دی۔ آپ نے فرمایا کہ ''جس شخص کو ان بچیوں کے ذریعہ آزمائش میں ڈالا گیا، پھر اس نے ان بچیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ بچیاں اس کے لیے جہنم سے پردہ بن جائیں گی''۔

یتیم کی کفالت

(29) عَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَنَا وَ كَافِلُ الْيَتِيْمِ فِى الْجَنَّةِ هٰكَذَا)) وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا (بخاری)

حضرت سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں اور یتیم کا سرپرست، ہم دونوں جنت میں اس طرح ہوں گے۔ یہ کہہ کر آپ ﷺ نے بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا اور ان دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھا''۔

☆ —— ☆ —— ☆

((عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله ﷺ قال: اذامات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلاثة :الامن صدقة جارية، اوعلم ينتقع به ، اوولد صالح يدعوله))(صحيح مسلم)

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب انسان فوت ہو جائے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین اعمال کے (وہ منقطع نہیں ہوتے): صدقہ جاریہ یا ایسا علم جس کے فائدہ اٹھایا جائے یا نیک بیٹا جو اس کے لیے دعا کرے''۔

چھٹا باب

حقوق العباد

مسلمانوں کی پردہ دری[1] سے بچنا

(30) عَنِ ابْنِ عُمَرؓ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمِنبَرَ فَنَادٰى بِصَوْتٍ رَفِيْعٍ فَقَالَ ((يَامَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يُفِضِ الْاِيْمَانُ اِلٰى قَلْبِهٖ لَاتُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَاتُعَيِّرُوْهُمْ وَلَاتَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ، فَاِنَّهٗ مَنْ يَّتَّبِعْ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ يَتَّبِعُ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ يَّتَّبِعُ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ يُفْضِحْهُ وَلَوْ فِىْ جَوْفِ رَحْلِهٖ)) (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف لائے اور نہایت بلند آواز سے فرمایا ”اے وہ لوگو! جو اپنی زبان سے اسلام لائے ہو اور ایمان تمہارے دلوں میں نہیں اترا ہے، تم لوگ مسلمانوں کو ایذا مت پہنچاؤ اور نہ ان کو عار دلاؤ، اور نہ ان کے عیوب کے پیچھے پڑو۔ جو لوگ اپنے مسلمان بھائی کے عیب کے پیچھے پڑیں گے تو اللہ ان کے عیب کے پیچھے پڑ جائے گا۔ اور جس شخص کے عیب کے پیچھے اللہ پڑ جائے گا اسے رسوا کر ڈالے گا اگر چہ وہ اپنے گھر کے اندر ہو“۔

مسلمان کے چھ حقوق

(31) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ)) قِيْلَ مَا هُنَّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ ((اِذَا لَقِيْتَهٗ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ، وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهٗ، وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ، وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ)) (مسلم)

---

(۱) راز ظاہر کرنا

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں'' پوچھا گیا کہ وہ کیا ہیں اے اللہ کے رسول؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''جب تو مسلمان بھائی سے ملے تو اس کو سلام کر، اور جب وہ تجھے دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کر، اور جب وہ تجھ سے خیر خواہی چاہے تو تو اُس سے خیر خواہی کر، اور جب اسے چھینک آئے اور وہ الحمدللہ کہے تو تو اس کا جواب دے، اور جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کر۔ اور جب وہ مرجائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جا''۔ (۱)

مہمان نوازی ایمان کا تقاضہ ہے

(32) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُكْرِمْ ضَیْفَهٗ)) (بخاری و مسلم)

نبی ﷺ نے فرمایا کہ ''جو لوگ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں انہیں چاہیے کہ اپنے مہمانوں کی خاطر داری کریں''۔

پڑوسی کو پریشان نہ کرنا

(33) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَایُؤْمِنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ)) (مسلم)

حضرت ابو ہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے محفوظ نہ رہے''۔

پڑوسیوں کی خبر گیری

(34) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((یَا اَبَاذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرِقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِیْرَانَكَ)) (مسلم)

حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ابو ذرؓ! جب تو شوربہ پکائے تو

---

(۱) دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ خواتین کا جنازے کے ساتھ جانا ممنوع ہے لہٰذا مندرجہ بالا حکم مردوں کے ساتھ مخصوص سمجھا جائے گا۔

کچھ پانی زیادہ کردے اور اپنے پڑوسیوں کی خبر گیری کر"۔

پڑوسیوں کو ہدیے دینا

(35) **عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَقُوْلُ ((یَانِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةً لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ)) (بخاری و مسلم)**

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کرتے تھے "اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو ہدیہ دینے کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ وہ ایک بکری کی کھری (پاؤں) ہی کیوں نہ ہو"۔

حقوق العباد میں کوتاہی کا عظیم نقصانِ آخرت

(36) **عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَ تَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ؟)) قَالُوا الْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَادِرْهَمَ لَهٗ وَلَامَتَاعَ، فَقَالَ ((اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّأْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِیَامٍ وَزَکَاةٍ وَیَأْتِیْ قَدْشَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَأَکَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا، فَیُعْطٰی هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ، فَاِنْ فُنِیَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ یَّقْضِیَ مَاعَلَیْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَایَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ)) (مسلم)**

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہوتا ہے؟" لوگوں نے کہا کہ مفلس ہمارے یہاں وہ شخص کہلاتا ہے جس کے پاس نہ تو درہم ہوں اور نہ کوئی سامانِ زندگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن اپنی نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ حاضر ہوگا۔ اور اسی کے ساتھ ساتھ اُس نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہوگی، اور کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کو قتل کیا ہوگا، کسی کو ناحق مارا ہوگا تو ان تمام مظلوموں کو اس کی نیکیاں بانٹ دی جائیں گی، پھر اگر اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں اور مظلوموں کے حقوق باقی رہے تو اُن کی برائیاں اس کے حساب میں ڈال دی جائیں گی، اور پھر اسے جہنم حوالے کر دیا جائے گا"۔

ساتواں باب

پردہ کرنے کی تلقین

عورت اور پردہ

(38) جَاءَتِ امْرَاَۃٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ یُقَالُ لَھَا اُمُّ خَلَّادٍ وَھِیَ مُنْتَقِبَۃٌ تَسْاَلُ عَنْ اِبْنِھَا وَھُوَ مَقْتُوْلٌ، فَقَالَ لَھَا بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ جِئْتِ تَسْاَلِیْنَ عَنِ ابْنِكِ وَاَنْتِ مُنْتَقِبَۃٌ؟ فَقَالَتْ اِنْ اُرْزَءَ اِبْنِیْ فَلَمْ اُرْزَءَ حَیَائِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِبْنُكِ لَہٗ اَجْرُ شَھِیْدَیْنِ)) قَالَتْ وَلِمَ ذَاكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ ((لِاَنَّہٗ قَتَلَہٗ اَھْلُ الْکِتَابِ))

(ابو داؤد، کتاب الجھاد باب فضل قتال الروم علی غیرھم)

ایک خاتون جس کا نام ام خلادؓ تھا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں اپنے بیٹے کا، جو مقتول ہو چکا تھا انجام دریافت کرنے آئیں اور وہ نقاب پہنے ہوئے تھیں۔ نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی نے (ان کی استقامت پر) تعجب کرتے ہوئے کہا کیا تو اپنے بیٹے کا حال معلوم کرنے آئی ہے اور نقاب کئے ہوئے ہے؟ انہوں نے جواب دیا میرا بیٹا مرا ہے میری حیا تو نہیں مری۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس کو تسلی دی کہ ''تمہارے بیٹے کو دو شہیدوں کا اجر ملے گا''۔ اس نے پوچھا ایسا کیوں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اس لیے کہ اسے اہل کتاب نے قتل کیا ہے''۔

حجۃ الوداع کے سفر کے متعلق حضرت عائشہؓ کا فرمان

(39) کَانَ الرُّکْبَانُ یَمُرُّوْنَ بِنَا وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَاِذَا حَاذَوْنَا اَسْدَلَتْ اِحْدَانَا جِلْبَابَھَا مِنْ رَاْسِھَا اِلٰی وَجْھِھَا فَاِذَا جَاوَزُوْنَا رَفَعْنَا اَوْ کَشَفْنَاہُ

(ابو داؤد)

''قافلے ہمارے پاس سے گزرتے تھے اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام باندھے ہوئے

تھیں جب قافلے ہمارے سامنے آتے تو ہم بڑی چادر سر کی طرف سے چہرے پر لٹکا لیتیں اور جب وہ گزر جاتے تو ہم اس کو اٹھا دیتیں"۔ جنس مخالف کا ایک دوسرے کو دیکھنا شیطان کو دراندازی کا موقع فراہم کرتا ہے۔

جنس مخالف کو دیکھنا شیطان کی دراندازی[1] کا باعث ہے

(40) وَفِیْ حَدِیْثِ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ فِی قِصَّةِ الْحَجِّ ....وَاسْتَفْتَتْ جَارِیَةٌ شَابَّةٌ مِنْ خُثْعَمٍ فَقَالَتْ اِنَّ اَبِیْ شَیْخٌ کَبِیْرٌ قَدْ اَدْرَکَتْهُ فَرِیْضَةُ اللّٰهِ فِی الْحَجِّ اَفَیُجْزِیُٔ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ ((حُجِّیْ عَنْ اَبِیْكِ)) قَالَ وَلَوٰی عُنُقَ الْفَضْلِ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ لَوَیْتَ عُنُقَ ابْنِ عَمِّكَ؟ قَالَ ((رَاَیْتُ شَابًّا وَ شَابَّةً فَلَمْ اٰمَنِ الشَّیْطَانَ عَلَیْهِمَا)) (ترمذی)

حضرت علیؓ رسول اللہ ﷺ کے حج کے بارے میں روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ خُثعم قبیلے کی ایک نوجوان لڑکی نے آپ سے فتویٰ طلب کیا اور عرض کیا میرا باپ بہت بوڑھا ہے، فریضہ حج اس کے ذمے ہے اگر میں اس کی طرف سے حج کروں تو کیا اس کو کافی ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا تو اپنے باپ کی طرف سے حج کر۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ (اس دوران) آپ ﷺ نے فضل کی گردن کو پھیر دیا، تو حضرت عباسؓ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نے اپنے چچا کے بیٹے کی گردن کیوں دوسری طرف پھیر دی؟ آپ ﷺ نے فرمایا "میں نے ایک نوجوان لڑکے اور لڑکی کو دیکھا وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے اور میں نے دونوں کو شیطان کے خطرے سے محفوظ نہ پایا"۔ شوہر کے قریبی رشتہ داروں سے زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

شوہر کے قریبی رشتہ داروں سے زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے

(41) عَنْ عَقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَاءِ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَیْتَ الْحَمْوَ قَالَ ((اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ)) (متفق علیه)

---

(۱) مداخلت

عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''غیر محرم عورتوں کے پاس جانے سے پرہیز کرو''۔ انصار میں سے ایک آدمی نے کہا آپ ﷺ دیور کے متعلق بتائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''دیور تو موت ہے''۔

نوٹ: شارحین حدیث نے لکھا ہے کہ خاوند کے باپ، دادا اور بیٹوں کے علاوہ دیگر تمام سسرالی رشتہ دار مرد بھی دیور ہی کے حکم میں ہیں۔ **(بحوالہ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری کتاب النکاح)**

گھر کی چار دیواری

(42) عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((صَلَاۃُ الْمَرْاَۃِ فِیْ بَیْتِہَا اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِہَا فِیْ حُجْرَتِہَا وَصَلَاتُہَا فِیْ مِخْدَعِہَا اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِہَا فِیْ بَیْتِہَا)) (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''عورت کا اپنی کوٹھڑی میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنے گھر میں نماز پڑھے اور اس کا اپنے چور خانہ میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنی کوٹھڑی میں نماز پڑھے''۔

(43) عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ((لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰہِ مَسَاجِدَ اللّٰہِ بُیُوْتُہُنَّ خَیْرٌ لَّہُنَّ)) (بخاری)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ کی لونڈیوں کو اللہ کی مسجدوں سے منع نہ کرو البتہ ان کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں کہ (وہاں ہی نماز پڑھیں)''۔

(44) عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَخْطُبُ یَقُوْلُ ((لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَۃٍ اِلَّا وَمَعَہَا ذُوْ مَحْرَمٍ وَلَا تُسَافِرُ الْمَرْاَۃُ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ)) (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ علیحدگی میں نہ رہے مگر محرم کے ساتھ اور نہ ہی کوئی عورت بغیر محرم کے سفر کرے''۔

آٹھواں باب

عورت اور جہاد

عورت کا جہاد: حج اور عمرہ

(45) عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ؟ قَالَ ((نَعَمْ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيْهِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ))(سنن ابی ماجہ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ عورتوں پر جہاد ہے آپ ﷺ نے فرمایا ”ہاں ان پر جہاد ہے جس میں قتال نہیں، فرمایا حج اور عمرہ کہ وہ عورتوں کا جہاد ہے“۔

(46) عَنْ حَشْرَجِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ أَبِيهِ أَنَّهَا خَرَجَتْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَزْوَةَ خَيْبَرَ سَادِسَ سِتِّ نِسْوَةٍ فَبَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَبَعَثَ إِلَيْنَا فَجِئْنَا فَرَأَيْنَا فِيْهِ الْغَضَبَ فَقَالَ ((مَعَ مَنْ خَرَجْتُنَّ وَ بِإِذْنِ مَنْ خَرَجْتُنَّ)) فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجْنَا نَغْزِلُ الشَّعْرَ وَنُعِيْنُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَعَنَا دَوَاءٌ لِلْجَرْحٰى وَنُنَاوِلُ السِّهَامَ وَ نَسْقِي السَّوِيْقَ قَالَ ((قُمْنَ فَانْصَرِفْنَ)) حَتّٰى إِذَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ سَهَمَ لَنَا كَمَا أَسْهَمَ لِلرِّجَالِ فَقُلْتُ لَهَا جَدَّةِ وَمَا كَانَ ذٰلِكَ قَالَتْ تَمْرًا۔ (رواه احمد و ابوداؤد)

حشرج بن زیادؒ اپنی دادی (ام زیاد الاشجعیہؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ غزوۂ خیبر کے موقع پر آنحضرت ﷺ کے ساتھ نکلیں۔ چھ عورتوں میں سے چھٹی وہ تھیں۔ کہتی ہیں جب حضور اکرم ﷺ کو ہمارے نکلنے کی اطلاع ہوئی آپ ﷺ نے ہمیں بلایا۔ ہم حاضر ہوئیں تو ہم نے آپ ﷺ کو غضب ناک پایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا ”تم کس کے ساتھ نکلیں اور کس کی اجازت سے نکلیں؟“ ہم نے عرض کی کہ ہم چلی آئیں، اون کاتتی ہیں، کچھ اللہ کا کام کرتی ہیں۔ ہمارے پاس کچھ مرہم پٹی کا سامان ہے۔ ہم تیر پکڑائیں گی، ستو گھول کر پلا دیں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”چلو، واپس جاؤ“ پھر جب اللہ نے خیبر فتح کروایا تو حضور اکرم ﷺ نے ہم کو مردوں کی طرح حصہ دیا۔ میں نے پوچھا کہ دادی اماں کیا چیز ملی تھی۔ دادی نے کہا کھجوریں۔

نواں باب

اخلاقی برائیاں

تکبر اور جمال پسندی — دو مختلف چیزیں ہیں

(47) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ)) فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَنَعْلُهٗ حَسَنَةً، قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ وَّ يُحِبُّ الْجَمَالَ، اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ)) (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''وہ شخص جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا جنت میں داخل نہ ہو سکے گا''۔ اس پر ایک آدمی نے پوچھا آدمی چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اور جوتے اچھے ہوں (تو کیا یہ بھی کبر میں داخل ہے اور کیا ایسا ذوق رکھنے والا جنت سے محروم رہے گا) آپ ﷺ نے فرمایا ''نہیں یہ تکبر نہیں ہے اللہ پاکیزہ ہے اور صفائی ستھرائی کو پسند کرتا ہے۔ تکبر تو یہ ہے کہ حق کا انکار کر دیا جائے یا حق کو جھٹلا دیا جائے اور اس کے بندوں کو حقیر گردانے کا نام ہے''۔

ظلم — قیامت اور ظلم کی تاریکیاں

(48) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) (متفق علیه)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''ظلم قیامت کے دن ظالم کے لیے سخت اندھیرا بنے گا''۔

غصہ — غصہ پر قابو رکھنا

(49) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرْعَةِ، اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ)) (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''طاقتور وہ شخص نہیں ہے جو کشتی میں دوسروں کو پچھاڑ دیتا ہے۔ بلکہ طاقتور تو درحقیقت وہ ہے جو غصہ کے موقع پر اپنے اوپر قابو رکھتا ہے''۔ (یعنی غصہ میں آ کر کوئی ایسی حرکت نہیں کرتا جو اللہ اور رسول ﷺ کو ناپسند ہے)۔

جھوٹ اور نفاق

(50) عَنْ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا، اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ، وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ)) (بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو العاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''چار خصلتیں جس شخص میں ہوں گی وہ پکا منافق ہوگا اور جس شخص کے اندر ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی تو اس کے اندر نفاق کی ایک خصلت ہوگی، یہاں تک کہ اس کو ترک کر دے۔ (وہ چار خصلتیں یہ ہیں) جب اس کے پاس کوئی امانت رکھی جائے تو وہ خیانت کرے، اور جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے، اور جب کسی سے اس کا جھگڑا ہو جائے تو گالی گلوچ پر اُتر آئے''۔

جنت چاہتے ہو تو جھوٹ چھوڑ دو

(51) عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ اِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبِبَيْتٍ فِيْ وَسْطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَاِنْ كَانَ مَازِحًا، وَبِبَيْتٍ فِيْ اَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهٗ))

(ابوداؤد)

حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص جھگڑا چھوڑ دے اگرچہ وہ حق پر ہو، تو میں اس کے لیے عام درجے کی جنت میں ایک گھر کا ذمہ لیتا ہوں اور جو جھوٹ نہ بولے اگرچہ ہنسی کے طور پر ہی کیوں نہ ہو تو میں اس کے لیے وسط درجے کی جنت میں

ایک گھر کا ذمہ لیتا ہوں۔ اور جو اپنے اخلاق کو بہتر بنالے تو میں اُس کے لیے جنت کے سب سے اونچے درجہ میں گھر کا ذمہ لیتا ہوں"۔

بدترین عادت — دورُخاپن

(52) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ذَاالْوَجْهَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ)) (متفق علیه)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم قیامت کے دن بدترین آدمی اُس شخص کو پاؤ گے جو دنیا میں دو چہرے رکھتا تھا، کچھ لوگوں سے ایک چہرے کے ساتھ ملتا تھا اور دوسرے لوگوں سے دوسرے چہرے کے ساتھ"۔

حسد نیکیوں کے لیے آگ

(53) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((اِیَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ)) (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا "اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ، اس لیے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے" (جلا دیتی ہے)۔

☆ — ☆ — ☆

غیبت

ایک خطرناک اخلاقی بیماری غیبت ہے۔ غیبت کسی شخص کے حقیقی عیوب کو اس کی غیر حاضری میں بیان کرنے کو کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ((اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ)) "کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے"۔ صحابہؓ نے عرض کی "اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔" نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ((ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا یَكْرَهُ)) "تمہارا اپنے بھائی کے بارے میں ایسی بات کہنا جو اسے پسند نہ ہو"۔ پوچھا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ اگر وہ بات اس میں ہو جو میں کہہ رہا ہوں آپ نے فرمایا ((اِنْ كَانَ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَاِنْ لَمْ یَكُنْ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهُ)) "اگر وہ بات اس میں ہے جو تو کہہ رہا ہے تو تم نے غیبت کی اور اگر اس میں وہ (عیب) نہیں ہے جو تو کہہ رہا ہے تو یہ بہتان ہوا"۔

دسواں باب

اخلاقی خوبیاں

قائدوعوام کی خیر خواہی

(54) عَنْ تَمِیمِ نِالدَّارِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ)) ثَلَاثًا، قُلْنَا لِمَنْ؟ قَالَ ((لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِکِتَابِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِہِمْ)) **(مسلم)**

حضرت تمیم داریؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''دین خلوص و خیر خواہی کا نام ہے'' یہ بات آپ ﷺ نے تین دفعہ فرمائی، ہم نے پوچھا کس کے لیے خیر خواہی؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، مسلمانوں کے اجتماعی نظام کے سربراہوں کے لیے اور عام اہل اسلام کے لیے''۔

اچھے اخلاق کی اہمیت

(55) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ((اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ صَالِحَ الْاُخْلَاقِ)) **(مسند احمد)**

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مجھے اللہ کی طرف سے بھیجا گیا ہے تاکہ اخلاقی اچھائیوں کو تمام و کمال تک پہنچاؤں''۔

حسن اخلاق

(56) عَنْ عَبْدَاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِؓ قَالَ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَاحِشًا وَلَامُتَفَحِّشًا وَکَانَ یَقُوْلُ ((اِنَّ مِنْ خِیَارِکُمْ اَحْسَنَکُمْ اَخْلَاقًا))

(بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نہ تو بے حیائی کی بات زبان سے نکالتے، اور نہ بے حیائی کا کام کرتے، اور نہ دوسروں کو برا بھلا کہتے، اور حضور ﷺ فرمایا

کرتے تھے کہ ”تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جو اخلاق کے اچھے ہیں“۔

سادگی

(57) عَنْ اَبِیْ اَمَامَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِنَّ الْبَذَاذَۃَ مِنَ الْاِیْمَانِ))

(ابو داؤد)

حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سادہ زندگی گزارنا ایمان سے ہے“۔

سلیقہ وصفائی

(58) عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ زَائِرًا فَرَاٰی رَجُلًا شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُہٗ فَقَالَ ((مَاکَانَ یَجِدُ ھٰذَا مَایُسَکِّنُ رَاْسَہٗ؟)) وَرَاٰی رَجُلًا عَلَیْہِ ثِیَابٌ وَسِخَۃٌ فَقَالَ ((مَا کَانَ یَجِدُ ھٰذَا مَایَغْسِلُ بِہٖ ثَوْبَہٗ)) (مشکوٰۃ)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے یہاں حضور ﷺ ملاقات کی غرض سے تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو گرد وغبار سے اٹا ہوا تھا بال بکھرے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فرمایا ”کیا اس آدمی کے پاس کوئی کنگھا نہیں ہے جس سے یہ اپنے بالوں کو درست کر لیتا؟“ اور آپ ﷺ نے ایک دوسرے آدمی کو دیکھا جس نے میلے کپڑے پہن رکھے تھے آپ ﷺ نے فرمایا ”کیا اس آدمی کے پاس وہ چیز (صابون وغیرہ) نہیں ہے جس سے یہ اپنے کپڑے دھو لیتا؟“

باہمی محبت کا گر — سلام کرنا

(59) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا، وَلَاتُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا، اَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ)) (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم لوگ جنت میں نہیں جا سکتے جب تک کہ مومن نہیں بنتے، اور تم مومن نہیں بن سکتے جب تک باہم محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں وہ تدبیر نہ بتاؤں جس کو اگر اختیار کرو تو آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام کو پھیلاؤ“۔

زبان اور شرمگاہ کی حفاظت

(60) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ يَّضْمَنْ لِيْ مَابَيْنَ لِحْيَيْهِ وَمَابَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ)) (بخاری)

حضرت سھلؓ بن سعد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اگر کوئی شخص مجھے اپنی زبان اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ضمانت دے دے تو میں اس کے لیے جنت کی ضمانت لے لوں گا''۔

حیوانات کے حقوق — جانوروں کو پانی پلانا

(37) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِیْ بِطَرِيْقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطْشُ، فَوَجَدَ بِئْرًا، فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ، ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰی مِنَ الْعَطْشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطْشِ مِثْلَ الَّذِیْ كَانَ بَلَغَ بِیْ، فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ اَمْسَكَهُ بِفِيْهِ، فَسَقَی الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ)) فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، وَاِنَّا لَنَا فِی الْبَهَائِمِ اَجْرًا؟ فَقَالَ ((نَعَمْ فِیْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ)) (بخاری ومسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک آدمی راستہ میں جا رہا تھا اس کو بہت زیادہ پیاس لگی اِدھر اُدھر دیکھا، ایک کنواں ملا، وہ اُس میں اُتر گیا اور پانی پیا۔ (ڈول اور رسی نہیں تھی) جب کنوئیں سے باہر آیا تو دیکھا کہ ایک کتا پیاس کی وجہ سے زبان نکالے ہوئے بھیگی مٹی کھا رہا ہے۔ اس آدمی نے اپنے دل میں سوچا کہ اس کتے کو اتنی ہی شدید پیاس لگی ہے جتنی شدید پیاس مجھے لگی تھی، وہ فوراً کنوئیں میں اُتر گیا، اپنے چمڑے کے موزہ میں پانی بھر کر منہ میں تھامے باہر آیا اور کتے کو پلایا تو اللہ نے اُس کے عمل کی قدر کی اور اس کی مغفرت فرما دی''۔ لوگوں نے پوچھا کیا چوپایوں پر بھی رحم کرنے پر ثواب ملتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''ہر جان دار کے ساتھ رحم کرنے پر ثواب ملتا ہے''۔

گیارھواں باب

دعوتِ دین اور اقامتِ دین کی جدوجہد

نبی ﷺ کی دعوت کیا تھی؟

ھِرَقْل نے ابوسفیان سے پوچھا کہ

(61) قَالَ مَاذَا یَاْمُرُکُمْ؟ قُلْتُ یَقُوْلُ اُعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا، وَاتْرُکُوْا مَایَقُوْلُ اٰبَاءُکُمْ، وَیَاْمُرُنَا بِالصَّلَاۃِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَۃِ (بخاری عن ابنِ عباسؓ)

یہ آدمی (محمد ﷺ) تم سے کیا کہتا ہے؟ ابوسفیان نے جواب دیا کہ یہ شخص ہم سے کہتا ہے کہ ''اللہ کی بندگی کرو، اور اقتدار و فرمانروائی میں کسی کو ساجھی نہ قرار دو، اور تمہارے باپ دادا کا عقیدہ تھا اور جو کچھ کرتے تھے اسے چھوڑ دو'' اور یہ شخص ہم سے کہتا ہے کہ ''نماز پڑھو، سچائی اختیار کرو، پاک دامنی کی زندگی گزارو، اور صلہ رحمی کرو''۔

فریضہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر

(62) عَنْ حُذَیْفَۃَ ؓ ابْنِ الْیَمَانِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْھَوُنَّ عَنِ الْمُنْکَرِ اَوْ لَیُوْشِکَنَّ اللّٰہُ اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عِقَابًا مِّنْہُ ثُمَّ تَدْعُوْنَہٗ فَلَا یُسْتَجَابُ لَکُمْ)) (سنن الترمذی)

حضرت حذیفہؓ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ (اے مسلمانو!) تم لازماً حکم کرو گے معروف کا اور لازماً روکو گے منکر سے (اگر تم نے ایسا نہ کیا) تو اللہ تعالیٰ تم پر لازماً عذاب نازل کرے گا اپنی طرف سے اور پھر تم اس کو پکارو گے لیکن وہ تمہاری دعائیں قبول نہیں کرے گا''۔

نہی عن المنکر نہ کرنا معاشرے کی تباہی کا باعث

(63) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَثَلُ الْمُدْھِنِ فِیْ حُدُوْدِ

اللّٰهِ وَالْوَاقِعُ فِیهَا مَثَلُ قَوْمٍ اِسْتَهَمُوْا سَفِیْنَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِیْ اَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِیْ اَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِیْ فِیْ اَسْفَلِهَا یَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلَی الَّذِیْنَ فِیْ اَعْلَاهَا فَتَاَذَّوْا بِهٖ، فَاَخَذَ فَاْسًا، فَجَعَلَ یَنْقُرُ اَسْفَلَ السَّفِیْنَةِ، فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا مَالَكَ؟ قَالَ تَاَذَّیْتُمْ بِیْ وَلَابُدَّ لِیْ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰی یَدَیْهِ اَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا اَنْفُسَهُمْ، وَاِنْ تَرَكُوْهُ اَهْلَكُوْهُ وَاَهْلَكُوْا اَنْفُسَهُمْ))

(بخاری)

سیدنا نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''وہ شخص جو اللہ کے احکام کو توڑتا ہے اور وہ جو اسے اللہ کے احکام کو توڑتے ہوئے دیکھتا ہے مگر اسے ٹوکتا نہیں، اس کے ساتھ رواداری برتتا ہے، ان دونوں کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کچھ لوگوں نے ایک کشتی لی اور اس کشتی میں مختلف درجے ہیں اوپر نیچے۔ چند آدمی اوپر کے حصہ میں بیٹھے اور چند نچلے حصہ میں، تو جو لوگ نچلے حصہ میں بیٹھے تھے وہ پانی کے لیے اوپر والوں کے پاس سے گزرتے تا کہ سمندر سے پانی بھریں تو اوپر والوں کو اس سے تکلیف ہوتی۔ آخرکار نیچے کے لوگوں نے کلہاڑی لی اور کشتی کے پیندے کو پھاڑنے لگے، اوپر کے لوگ ان کے پاس آئے اور کہا تم یہ کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں پانی کی ضرورت ہے اور سمندر سے پانی اوپر جا کر ہی بھرا جا سکتا ہے اور تم ہمارے آنے جانے سے تکلیف محسوس کرتے ہو تو اب کشتی کے تختوں کو توڑ کر دریا سے پانی حاصل کریں گے''۔ حضور ﷺ نے یہ مثال بیان کر کے فرمایا ''اگر اوپر والے نیچے والوں کا ہاتھ پکڑ لیتے اور سوراخ کرنے سے روک دیتے ہیں تو انہیں بھی ڈوبنے سے بچا لیں گے اور اپنے کو بھی بچا لیں گے اور اگر انہیں ان کی حرکت سے نہیں روکتے اور چشم پوشی اختیار کرتے ہیں تو انہیں بھی ڈبوئیں گے اور خود بھی ڈوبیں گے''۔

روکنے کے باوجود برائی سے باز نہ آنے والوں کی محفل سے بچنا چاہیے

(64) عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ فِی الْمَعَاصِیْ نَهَتْهُمْ عُلَمَاءُ هُمْ، فَلَمْ یَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِیْ مَجَالِسِهِمْ

وَاَكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ، فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَاعَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ)) قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ ((لَا وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَاْخُذُنَّ عَلٰى يَدَىِ الظَّالِمِ وَلَتَاْطُرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ اِطْرًا اَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ثُمَّ يَلْعَنُكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ)) (ابوداؤد، ترمذی، بیهقی)

حضرت عبداللہؓ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جب بنی اسرائیل خدا کی نافرمانیوں کے کام کرنے لگے تو ان کے علما نے انہیں روکا، لیکن وہ نہیں رکے (تو ان کے عالم ان کا بائیکاٹ کرنے کے بجائے) ان کی مجلسوں میں بیٹھنے لگے اور ان کے ساتھ کھانے پینے لگے، جب ایسا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان سب کے دل ایک جیسے کر دیے اور پھر حضرت داؤد اور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی زبان سے اللہ نے ان پر لعنت کی۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے نافرمانی کی راہ اختیار کی اور اسی میں بڑھتے چلے گئے''۔ عبداللہ بن مسعودؓ جو اس حدیث کے راوی ہیں فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ ٹیک لگائے بیٹھے تھے پھر سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا ''نہیں! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ضرور لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے رہو گے اور برائیوں سے روکتے رہو گے اور ظالم کا ہاتھ پکڑو گے اور ظالم کو حق پر جھکاؤ گے۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تم سب کے دل بھی ایک ہی طرح کے ہو جائیں گے اور پھر اللہ تم کو اپنی رحمت اور ہدایت سے دور پھینک دے گا جس طرح بنی اسرائیل کے ساتھ اس نے معاملہ کیا''۔

خود بھی نیکی کو اختیار اور برائی سے اجتناب کرنا چاہیے

(65) عَنْ حَرْمَلَةَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَاْمُرُنِىْ بِهٖ اَعْمَلُ؟ قَالَ ((اِئْتِ بِالْمَعْرُوْفِ وَاجْتَنِبِ الْمُنْكَرَ وَانْظُرْ مَايُعْجِبُ اُذُنَكَ اَنْ يَّقُوْلَ لَكَ الْقَوْمُ اِذَا قُمْتَ مِنْ عِنْدِهِمْ فَاْتِهٖ، فَانْظُرِ الَّذِىْ تَكْرَهُ اَنْ يَّقُوْلَ لَكَ الْقَوْمُ اِذَا

قُمْتَ مِنْ عِنْدِهِمْ فَاجْتَنِبْهُ)) (بخاری)

حضرت حرملہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ مجھے کن باتوں پر عمل کی تلقین فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "تو نیکی پر عمل کر اور برائی سے بچ اور دیکھ اگر تو یہ پسند کرتا ہے کہ لوگ مجلس سے تیرے اٹھ کر جانے کے بعد اچھے اوصاف سے یاد کریں تو تو اپنے اندر اچھے اوصاف پیدا کر اور جن باتوں کو تو ناپسند کرتا ہے کہ تیری عدم موجودگی میں لوگ تیرے بارے میں کہیں تو تو اس سے پرہیز کر"۔

بے عمل داعی کا عبرتناک انجام

(66) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُوْنَ اَيْ فُلَانٌ مَاشَأْنُكَ اَلَيْسَ كُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ كُنْتُ اٰمُرُكُمْ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ)) (بخاری و مسلم)

اسامہؓ بن زید بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "ایک آدمی قیامت کے دن لایا جائے گا اور آگ میں پھینک دیا جائے گا تو اس کی انتڑیاں آگ میں نکل پڑیں گی، پھر اسے آگ میں اس طرح لیے پھرے گا جیسے گدھا اپنی چکی میں پھرتا ہے تو دوسرے جہنمی لوگ اس کے پاس اکٹھے ہوں گے اور پوچھیں گے، اے فلاں یہ تیرا کیا حال ہے، کیا تو دنیا میں ہمیں نیکیوں کی تلقین نہیں کرتا تھا؟ اور برائیوں سے نہیں روکتا تھا؟ (ایسے نیکی کے کام کرنے کے باوجود تو یہاں کیسے آ گیا) وہ شخص کہے گا کہ میں تمہیں تو نیکیوں کی تلقین کرتا تھا اور خود اس کے قریب نہیں جاتا تھا اور برائیوں سے تم کو تو روکتا تھا لیکن خود کرتا تھا"۔

(67) عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((رَاَیْتُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ رِجَالاً تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِیْضَ مِنْ نَارٍ، قُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ یَاجِبْرِیْلُ؟ قَالَ هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ اُمَّتِكَ یَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَیَنْسَوْنَ اَنْفُسَهُمْ)) (مشکوٰۃ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ "میں نے معراج کی رات کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جارہے ہیں؟ میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟۔ جبرئیلؑ نے کہا یہ آپ کی امت کے مقررین ہیں یہ لوگوں کو نیکی اور تقویٰ کی تلقین کرتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے"۔

☆ — ☆ — ☆

فریضہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو ترک کرنا اللہ کے عذاب کا باعث ہے

عَنْ حُذَیْفَةَ ؓ ابْنِ الْیَمَانِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَیُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْكُمْ عِقَابًا مِّنْهُ ثُمَّ تَدْعُوْنَهٗ فَلَا یُسْتَجَابُ لَكُمْ))(سنن الترمذی)

"حضرت حذیفہؓ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا "مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ (اے مسلمانو!) تم لازماً حکم کرو گے معروف کا اور لازماً روکو گے منکر سے (اگر تم نے ایسا نہ کیا) تو اللہ تعالیٰ تم پر لازماً عذاب نازل کرے گا اپنی طرف سے اور پھر تم اس کو پکارو گے لیکن وہ تمہاری دعائیں قبول نہیں کرے گا"۔

بارہواں باب

خدمتِ دین

حصولِ علمِ دین

(68) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ سَلَكَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِنْ بُیُوْتِ اللّٰهِ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰهِ وَیَتَدَارَسُوْنَ بَیْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِکَةُ وَذَکَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ یُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ)) **(مسلم)**

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص علم دین حاصل کرنے کے لیے سفر کرے تو اللہ اس کے لیے جنت کی راہ آسان کر دے گا اور جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر (مسجد) میں اکٹھے ہو کر اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور اس پر بحث و گفتگو کرتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایمانی سکون نازل ہوتا ہے رحمت ان کو ڈھانک لیتی ہے، فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر اپنے فرشتوں کی مجلس میں فرماتے ہیں۔ اور جس کو اس کے عمل نے پیچھے ڈال دیا اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا''۔

دین کا کام کرنے والوں کے لیے خوشخبری

(69) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍوؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسَیْنِ فِیْ مَسْجِدِهٖ، فَقَالَ ((کِلَاهُمَا عَلٰی خَیْرٍ وَاَحَدُهُمَا اَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهٖ، اَمَّا هٰؤُلَاءِ فَیَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَیَرْغَبُوْنَ اِلَیْهِ فَاِنْ شَاءَ اَعْطَاهُمْ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ، وَاَمَّا هٰؤُلَاءِ فَیَتَعَلَّمُوْنَ الْعِلْمَ وَیُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ فَهُمْ اَفْضَلُ وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا)) فَجَلَسَ فِیْهِمْ **(مشکوٰۃ)**

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ ایک دن حضور اکرم ﷺ اپنی مسجد (مسجد نبوی) میں آئے، دو جماعتیں وہاں بیٹھی تھیں (ایک جماعت ذکر و تسبیح میں مشغول تھی اور دوسری جماعت کے لوگ دین سیکھنے سکھانے میں لگے ہوئے تھے) آپ ﷺ نے فرمایا ''دونوں جماعتیں نیک کام میں لگی ہوئی ہیں لیکن ان میں سے ایک جماعت دوسری جماعت سے افضل ہے۔ یہ لوگ تو ذکر الٰہی اور دعا و استغفار میں لگے ہوئے ہیں اللہ چاہے گا انہیں دے گا نہ چاہے گا تو نہیں دے گا۔ رہی یہ دوسری جماعت تو یہ لوگ خود دین سیکھنے اور لاعلم کو سکھانے میں لگے ہوئے ہیں، اور مجھے مُعلّم (سکھانے والا) ہی بنا کر بھیجا گیا ہے۔ یہ کہہ کر آپ اسی جماعت کے ساتھ بیٹھ گئے''۔

(70) قَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ، وَهُمْ عَلٰى ذَالِكَ)) **(بخاری و مسلم)**

حضرت معاویہؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ''میری امت میں برابر ایک ایسا گروہ موجود رہے گا جو اللہ کے دین کا محافظ رہے گا۔ جو لوگ ان کا ساتھ نہ دیں گے اور جو لوگ ان کی مخالفت کریں گے وہ ان کو تباہ نہیں کر سکیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ آ جائے اور یہ دین کے محافظ لوگ اپنی اسی حالت پر قائم رہیں گے''۔

☆ — ☆ — ☆

حصول علم کے لیے دعائیں:

۱۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَ رِزْقًا طَيِّبًا وَ عَمَلًا مُتَقَبَّلًا

۲۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا روزانہ صبح فجر کے بعد اور مغرب کی نماز کے بعد 7-7

۳۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَعَمَلٍ لَا يُرْفَعُ وَ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَقَوْلٍ لَا يُسْمَعُ وَدَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا

تیرھواں باب

پسندیدہ اوصاف

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے لوگ

(71) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِیْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ)) **(مسلم)**

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میری امت میں سے سب سے زیادہ مجھ سے محبت کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو بعد میں آئیں گے، ان میں سے ہر ایک تمنا کرے گا کہ کاش مجھے دیکھتا اپنے گھر والوں اور اپنے مال کے بدلے''۔

صبر و شکر

(72) عَنْ صُهَیْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ، اِنَّ اَمْرَهٗ کُلَّهٗ خَیْرٌ وَلَیْسَ ذَالِكَ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، اِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّآءُ صَبَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّهٗ، وَاِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّآءُ شَکَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّهٗ)) **(مسلم)**

حضرت صہیب رومیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مومن کی حالت بھی عجیب ہے، وہ جس حال میں بھی ہوتا ہے اس سے خیر اور بھلائی ہی سمیٹتا ہے اور یہ مومن کے سوا کسی کو نصیب نہیں، اگر وہ تنگ دستی، بیماری اور دکھ کی حالت میں ہوتا ہے تو صبر کرتا ہے اور کشادگی کی حالت میں ہوتا ہے تو شکر کرتا ہے۔ اور یہ دونوں حالتیں اس کے لیے بھلائی کا سبب بنتی ہیں''۔

جذبہ شکر کیسے پیدا ہو؟

(73) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اُنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْکُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَکُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ)) (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''وہ لوگ جو تم سے مال و دولت اور دنیاوی جاہ و مرتبہ میں کم ہیں ان کی طرف دیکھو (تو تمہارے اندر شکر کا جذبہ پیدا ہوگا)۔ اور ان لوگوں کی طرف نہ دیکھو جو تم سے مال و دولت میں اور دنیاوی ساز و سامان میں بڑھے ہوئے ہیں تاکہ جو نعمتیں اس وقت تمہیں ملی ہوئی ہیں وہ تمہاری نگاہ میں حقیر نہ ہوں (ورنہ خدا کی ناشکری کا جذبہ ابھر آئے گا)''۔

صبر و استقامت

(74) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَایَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِیْ نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ حَتّٰی یَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰی وَمَاعَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ)) (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مومن مردوں اور مومن عورتوں پر وقتاً فوقتاً آزمائشیں آتی رہتی ہیں کبھی خود اس پر اور کبھی اس کی اولاد پر مصیبت آتی ہے کبھی اس کا مال تباہ ہو جاتا ہے (اور وہ ان تمام مصیبتوں میں صبر اختیار کرتا ہے اور اس طرح اس کے قلب کی صفائی ہوتی رہتی ہے اور برائیوں سے دور ہوتا رہتا ہے) یہاں تک کہ جب اللہ سے ملتا ہے تو اس حال میں ملتا ہے کہ اس کے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ نہیں ہوتا''۔

(75) عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا اِبْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِیَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ)) (ترمذی)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''آزمائش جتنی سخت ہوگی اتنا ہی بڑا انعام ملے گا (بشرطیکہ آدمی مصیبت سے گھبرا کر راہ حق سے بھاگ نہ کھڑا ہو) اور اللہ تعالیٰ جب کسی گروہ سے محبت کرتا ہے تو ان کو (مزید نکھارنے اور صاف کرنے کے لیے) آزمائشوں میں ڈالتا ہے۔ پس جو لوگ خدا کے فیصلے پر راضی ہوں اور صبر کریں تو اللہ ان سے خوش ہوتا ہے اور جو لوگ اس آزمائش میں اللہ سے ناراض ہوں تو اللہ بھی ان سے ناراض

ہو جاتا ہے''۔

(76) عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ اَلصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ)) (ترمذی، مشکوۃ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک ایسا وقت آئے گا جس میں اہل دین کے لیے دین پر جمے رہنا انگارے کو ہاتھ میں لینے کی طرح ہوگا''۔

توکل

(77) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا)) (ترمذی)

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''تم لوگ اگر اللہ پر ٹھیک سے توکل کرو تو وہ تمہیں روزی دے گا جیسے کہ وہ چڑیوں کو روزی دیتا ہے کہ وہ صبح کو روزی کی تلاش میں گھونسلوں سے روانہ ہوتی ہیں تو ان کے پیٹ سمٹے ہوئے ہوتے ہیں اور شام کو جب اپنے گھونسلوں میں آتی ہیں تو ان کے پیٹ بھرے ہوتے ہیں''۔

مادّی اسباب وذرائع اختیار کرنا توکل کے منافی نہیں ہے

(78) عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْقِلُهَا وَاَتَوَكَّلُ اَوْ اُطْلِقُهَا وَاَتَوَكَّلُ؟ قَالَ ((اِعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ)) (ترمذی)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنی اونٹنی کو باندھوں اور اللہ پر توکل کروں یا اسے چھوڑ دوں اور توکل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''پہلے باندھو پھر توکل کرو''۔

☆ — ☆ — ☆

چودھواں باب

ذکر واذکار

توبہ واستغفار

(79) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰیؓ قَالَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ یَدَہٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّھَارِ وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّھَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھَا)) **(مسلم)**

حضرت ابوموسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ جس شخص نے دن میں کوئی گناہ کیا ہے وہ رات میں اللہ کی طرف پلٹ آئے اور دن میں وہ اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات میں اگر کسی نے گناہ کیا ہے تو وہ دن میں اپنے رب کی طرف پلٹے اور گناہوں کی معافی مانگے حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہو''۔

(80) عَنْ حُمَیْضَۃَ بِنْتِ یَاسِرٍ عَنْ جَدَّتِھَا یُسَیْرَۃَ وَکَانَتْ مِنَ الْمُھَاجِرَاتِ قَالَتْؓ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((عَلَیْکُنَّ بِالتَّسْبِیْحِ وَالتَّھْلِیْلِ وَالتَّقْدِیْسِ وَاعْقُدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّہٗ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَاتَغْفَلْنَ فَتَنْسِیْنَ الرَّحْمَۃَ))

(ترمذی)

حمیضہ بنت یاسرؒ اپنی دادی یسیرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں اور وہ مہاجرات میں سے تھیں، انہوں نے کہا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ''تم 'سبحان اللہ' اور 'لا الہ الا اللہ' اور 'سبحان الملک القدوس' کہنا لازم کرلو اور انگلیوں پر شمار کرو، بے شک وہ پوچھی جائیں گی اور وہ بلائی جائیں گی، تم غافل نہ رہو ورنہ تم رحمت سے بھلادی جاؤ گی''۔

(81) عَنِ الْاَغَرِّ بْنِ یَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((یَآاَیُّھَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وَاسْتَغْفِرُوْہُ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ)) **(مسلم)**

حضرت اغر بن یسار بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اے لوگو! اللہ سے اپنے

گناہوں کی معافی چاہواور اس کی طرف پلٹ آ ؤ پس (مجھے دیکھو) بے شک میں دن میں سو سو بار اللہ سے مغفرت کی دعا کرتا ہوں''۔

(82) عَنْ عُبَيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ، وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ مِنْ اٰنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَاَفْشُوْهُ وَتَغَنَّوْهُ وَتَدَبَّرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَلَا تَعْجَلُوْا ثَوَابَهٗ فَاِنَّ لَهٗ ثَوَابًا)) (مشکوٰۃ)

حضرت عُبیدہ الُملیکیؓ سے روایت ہے کہ جنہیں صحابیت کا شرف حاصل ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اے قرآن کے ماننے والو! قرآن کو تکیہ نہ بنانا اور رات دن کے اوقات میں اس کی ٹھیک ٹھیک تلاوت کرنا اور اس کے پڑھنے پڑھانے کو رواج دینا اور اس کے الفاظ کو اچھی آواز سے پڑھنا اور جو کچھ قرآن میں بیان ہوا ہے ہدایت حاصل کرنے کی غرض سے اس پر غور وفکر کرنا تا کہ تم کامیاب ہو۔ اور اس کے ذریعہ دنیاوی نتیجہ کی خواہش نہ کرنا بلکہ خدا کی خوشنودی کے لیے اس کو پڑھنا''۔

(83) عَنِ ابْنِ عُمَرؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَاُ كَمَا يَصْدَاُ الْحَدِيْدُ اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ)) قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جِلَاؤُهَا؟ قَالَ ((كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ)) (مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''دل کو بھی زنگ لگتا ہے جیسا کہ لوہے کو پانی سے زنگ لگتا ہے۔ پوچھا گیا کہ دلوں کے زنگ کو دور کرنے والی چیز کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دلوں کا زنگ اس طرح دور ہوتا ہے کہ آدمی موت کو بہت یاد کرے اور دوسرے یہ کہ قرآن کی تلاوت کرے''۔

چند جامع دعائیں

(84) عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ

وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْلِي فَاِنَّهُ لَايَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ)) (بخاری)

حضرت شدّاد بن اوسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''سب سے عمدہ استغفار کی دعا یہ ہے کہ تم کہو اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں، میں نے تجھ سے بندگی اور اطاعت کا جو قول و قرار کیا ہے اس پر اپنے امکان بھر قائم رہوں گا۔ جو گناہ میں نے کیے ہیں ان کے بُرے نتائج سے بچنے کے لیے تیری پناہ کا طلبگار ہوں، تو نے مجھ پر جتنے احسنات کیے ہیں ان کا مجھے اقرار ہے اور میں اس کا اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے گناہ کیے ہیں، پس اے میرے رب! میرے جرم کو معاف کردے، تیرے سوا میرے گناہوں کو اور کون معاف کرنے والا ہے''۔

(85) عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسْلِ وَضَلَعَ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ))(بخاری، مسلم)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دُعا فرماتے ''اے میرے اللہ! میں تیری پناہ میں اپنے آپ کو دیتا ہوں پریشانی سے غم سے، درماندگی سے، سُستی و کاہلی سے، قرضہ کے بوجھ سے اور آدمیوں کے غلبہ پانے سے''۔

(86) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا، اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَايَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَايَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَاتَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّايُسْتَجَابُ لَهَا)) (مسلم)

حضرت زید بن ارقمؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے ''اے میرے اللہ تو میرے نفس کو ایسا کردے کہ وہ تیری نافرمانی سے بچے اور تیری سزا سے ڈرے اور اُسے بڑی صفات سے پاک کر، تو اس کو سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے، تو اس کا سرپرست اور آقا ہے۔ اے میرے اللہ، میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو مجھے نفع نہ دے اور اس دل سے جو تیرے سامنے پست نہ ہو اور اس نفس سے جو آسودہ نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو''۔

(87) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ)) **(صحیح مسلم)**

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دُعا فرماتے تھے ''اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ جو نعمت تو نے بخشی ہے (میری بداعمالیوں کی وجہ سے) چھن جائے اور جو عافیت مجھے حاصل ہے اس سے میں محروم ہو جاؤں اور یہ کہ تیرا عذاب نازل ہو، اور یہ کہ تو مجھ سے ناراض ہو، میں ان باتوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔

☆ —— ☆ —— ☆

صبح وشام عافیت کی دعائیں

((بسم الله الذی لا يضر مع سمعه شیء فی الارض ولا فی السماء وهو السميع العليم))

''

((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ)) (ترمذی)

''میں پناہ لیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کامل التاثیر کلمات کی تمام مخلوق کی شرارتوں سے''

پندرہواں باب

پاکیزہ کردار کے لیے احتیاطیں

معاشرتی بگاڑ

(88) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خَضِرَۃٌ وَاِنَّ اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْھَا فَیَنْظُرُ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَۃِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کَانَتْ فِی النِّسَاءِ)) (مسلم)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ ”بیشک دنیا سرسبز وشاداب ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس میں تمہیں بھیجا ہے کہ وہ دیکھے تم کیسا عمل کرتے ہو۔ پس بچاؤ اپنے آپ کو دنیا سے اور بچاؤ (بالخصوص) عورتوں سے کیونکہ بنی اسرائیل کی پہلی آزمائش عورتیں تھیں“۔

(89) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((صِنْفَانِ مِنْ اَھْلِ النَّارِ لَمْ اَرَھُمَا قَوْمٌ مَعَھُمْ سِیَاطٌ کَاَذْنَابِ الْبَقَرِ یَضْرِبُوْنَ بِھَا النَّاسَ۔ وَنِسَاءٌ کَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ مُمِیْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُسُھُنَّ کَاَسْنِمَۃِ الْبُخْتِ الْمَائِلَۃِ لَایَدْخُلْنَ الْجَنَّۃَ وَلَایَجِدْنَ رِیْحَھَا وَاِنَّ رِیْحَھَا لَیُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَۃِ کَذَا وَکَذَا))

(مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”دوقسم کے لوگ جہنمی ہیں جن کو میں نے ابھی نہیں دیکھا ایک وہ لوگ جن کے ساتھ گائے کی دم کی طرح کے کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ظلماً ماریں گے اور عورتیں (جو اس طرح کی ہوں گی) جو بظاہر کپڑے پہنے ہوں گی اور حقیقت میں وہ ننگی ہوں گی لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی اور خود مائل ہونے والی ہوں گی۔ ان کے سر بختی اونٹ کے کوہان کی طرح ایک جانب جھکے ہوئے ہوں۔ گے وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو بہت دور سے پائی جائے گی۔“

(90) عَنْ مَیْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ وَ کَانَتْ خَادِمَةً لِلنَّبِیِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِی الزِّیْنَةِ غَیْرِ اَھْلِھَا کَمَثَلِ ظُلْمَةِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ لَا نُوْرَلَھَا)) **(ترمذی)**

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا جو سعد کی بیٹی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرنے والی تھیں اُنہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مثال اترانے والی کی سنگھار کر کے اپنے شوہر کے سوا اور لوگوں کے لیے ایسی ہے جیسے اندھیرا قیامت کے دن کا کہ اس میں روشنی بالکل نہیں''۔

(91) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰیؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((کُلُّ عَیْنٍ زَانِیَةٌ وَالْمَرْاَۃُ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَھِیَ کَذَا وَکَذَا یَعْنِیْ زَانِیَةً)) **(ترمذی)**

ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے (جس سے غیر محرم کو دیکھا جائے) اور عورت جب خوشبو استعمال کر کے لوگوں کی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی بدکار ہے''۔

(92) عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((مَا تَرَکْتُ بَعْدِیْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَی الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ)) **(صحیح بخاری)**

اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ''میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے زیادہ نقصان دہ کوئی فتنہ نہیں چھوڑا''۔

شوہر سے بلا وجہ طلاق کا مطالبہ

(93) عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ((اَیُّمَا امْرَاَۃٍ سَاَلَتْ زَوْجَھَا طَلَاقًا مِنْ غَیْرِ بَاْسٍ فَحَرَامٌ عَلَیْھَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ)) **(ترمذی)**

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس عورت نے بلا وجہ اپنے شوہر سے طلاق مانگی اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے''۔

عدت کے دوران عورت کا طرزِ عمل

(94) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَؓ زَوْجِ النَّبِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ ((اَلْمُتَوَفّٰی عَنْھَا زَوْجُھَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّیَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا الْحُلِیَّ وَلَا تَخْتَضِبُ

وَلَاتَكْتَحِلُ) (ابو داؤد)

حضور ﷺ کی زوجہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ حضور ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ کسم کا رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے، گیرو رنگ بھی نہ پہنے اور نہ زیور پہنے اور نہ ہی ہاتھ پاؤں کو مہندی سے رنگ کرے اور نہ سرمہ لگائے (مدت عدت تک)''۔

مرد و زن کے مصافحے کا موجودہ غلط رواج اور اسوہ رسول ﷺ

(95) عَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِىْ نِسْوَةٍ نُبَايِعُهُ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نُبَايِعُكَ عَلٰى اَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِىَ (وَلَا نَقْتُلَ اَوْلَادَنَا)☆ وَلَا نَاْتِىَ بِبُهْتَانٍ نَفْتَرِيْهِ بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَاَرْجُلِنَا وَلَا نَعْصِيْكَ فِىْ مَعْرُوْفٍ قَالَ ((فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَعْتُنَّ)) قَالَتْ فَقُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِاَنْفُسِنَا هَلُمَّ نُبَايِعْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (وَ فِىْ رِوَايَةٍ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تُصَافِحُنَا) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنِّىْ لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ اِنَّمَا قَوْلِىْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ كَقَوْلِىْ لِامْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ))

(مسند احمد) (☆سنن الدارقطنی)

سیدہ امیمہ بنت رقیقہؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں دیگر عورتوں کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیعت کے لیے حاضر ہوئی اور یوں بیعت کی ''اے اللہ کے رسول ﷺ ہم آپ کے ساتھ بیعت کرتی ہیں اس بات پر کہ نہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھرائیں گی اور چوری اور زنا کریں گی (اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی) اور نہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں میں بہتان گھڑ کر لائیں گی اور نیکی کے کسی کام میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا ''جن کاموں میں تمہیں استطاعت حاصل ہو اور اطاعت کر سکو'' اس پر ہم نے کہا ''اللہ اور اس کا رسول ہم پر ہم سے زیادہ سے زیادہ مہربان ہیں'' ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ ہم آپ کے 'ہاتھ' پر بیعت نہ کریں (دوسری روایت میں ہے، ہم آپ سے ہاتھ نہ ملائیں) اس پر آپ ﷺ نے فرمایا ''میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔ میرا سو عورتوں سے بھی زبانی بیعت لینا ایک عورت سے بیعت لینے کی طرح ہے''۔

سرکلر بسلسلہ شرعی پردہ

سالانہ اجتماع منعقدہ اپریل ۱۹۸۲ء کے موقع پر یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ تمام رفقائے تنظیم اپنے گھروں میں ستر وحجاب کی پابندی کا اہتمام کروائیں گے۔ مجلسِ مشاورت میں اس پر غور وفکر کے نتیجے میں آپ کو مطلع کیا جاتا ہے تاکہ آپ ان ہدایات کے مطابق عملی اقدامات کرسکیں۔ یہ بات ذہن نشین کرنے کی ہے کہ محرموں کے بارے میں جولسٹ دی جارہی ہے اس کی عمومی تصویب تو تمام مکاتب فکر کے مسلکوں سے کروائی گئی تھی بلکہ مولانا محمد حسین نعیمی صاحب نے اپنے ادارے کے پیڈ پر لکھ کر عطا کی تھی اور مجلس شوریٰ کی کاروائی کے مطابق اس سرکلر کو مولانا سید حامد میاں کی تصدیق کے بعد جاری کیا گیا تھا۔ سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ محرم کون لوگ ہیں یعنی ایک مسلمان خاتون کن لوگوں کے سامنے صرف ستر میں آسکتی ہے۔ عرف عام میں یہی وہ لوگ ہیں جن سے پردہ نہیں اور جن سے کسی وقت بھی نکاح جائز نہیں۔

محرم مندرجہ ذیل ہیں۔

والد (سگے، سوتیلے) سسر .... دادا، نانا، تایا، چچا، ماموں

بیٹے (سگے، سوتیلے، رضاعی) داماد............ بھائی (سگے، سوتیلے، رضاعی)

بھائیوں کے بیٹے یعنی بھتیجے (سگے ورضاعی) .... بہنوں کے بیٹے یعنی بھانجے (سگے ورضاعی)

نوٹ: خیال رہے کہ رشتے کے چچا، ماموں یا شوہروں کے چچا، ماموں بھائی، بھتیجے، بھانجے اسی طرح (اپنے) خالو، پھوپھا نیز ماموں زاد، خالہ زاد، پھوپھی زاد، چچازاد بھائی مزید برآں بہنوئی (گویا مردوں کے لیے سالی اور بھابھی) سب غیر محرم ہیں۔۔ ان سے شرعاً پردہ لازم ہے۔

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل صورتوں میں ایک مسلمان عورت کے لیے پردہ نہیں ہے اور وہ

صرف ستر میں سامنے آسکتی ہے۔ وہ صورتیں یہ ہیں:

...... ایسے بوڑھے رشتے دار یا ملازم جن کے متعلق غالب گمان یہ ہو کہ وہ عورتوں سے کوئی رغبت نہیں رکھتے۔

...... ایسے کم عمر بچے جو عورتوں کے پوشیدہ معاملات سے بے خبر ہوں۔

بہتر ہے کہ ایک مسلمان عورت اپنی قابل اعتماد اور جان پہچان والی خواتین ہی کے سامنے آئے۔

اب ہم رفقائے تنظیم کو چار حیثیتوں میں تقسیم کر کے ہر ایک کے لیے الگ الگ لائحہ عمل تجویز کرتے ہیں۔

① وہ رفقاء جو اپنے بیوی بچوں اور والدین کے ساتھ ایک گھر میں رہ رہے ہوں ان رفقاء کو چاہیے کہ اپنے گھر کی خواتین (بیویاں اور بیٹیاں وغیرہ) کو قرآن وسنت کی روشنی میں ستر وحجاب کے احکام سمجھائیں اور ان پر عمل کرنے کا حکم دیں اور مندرجہ ذیل امور کا فوری طور پر اہتمام کروائیں:

(i) خواتین کو ہدایت کریں کہ وہ گھر میں ایک موٹا اور بڑا دوپٹہ اوڑھے رکھیں اور گھر سے باہر نکلنے کی صورت میں ایک بڑی سی چادر سے پورے جسم کو اچھی طرح ڈھانپ لیں اور چادر کا ایک حصہ چہرے کے آگے لٹکا لیں۔ یا پھر برقعہ اوڑھ کر باہر نکلیں۔ برقعہ سادہ اور ڈھیلا ڈھالا ہونا چاہیے۔

(ii) جب کبھی کوئی غیر محرم گھر میں آئے تو اسے الگ کمرے میں بٹھایا جائے اور وہاں گھر کی عورتیں نہ جائیں۔

(iii) رفقاء کو چاہیے کہ حتی الامکان گھر کی ضرورتوں کا سامان خود مہیا کریں تا کہ خواتین کو اس کام کے لیے باہر جانے کی ضرورت پیش نہ آئے۔

(iv) اگر کوئی خاتون گھر میں تنہا ہو اور کوئی غیر محرم آجائے تو اسے گھر میں بٹھانے سے اجتناب کیا جائے اضطراری حالت میں الگ کمرے میں بٹھایا جا سکتا ہے۔

(۷) کوئی خاتون تنہا ایک دن ایک رات سے زیادہ کا سفر اختیار نہ کرے اِلّا یہ کہ کوئی محرم ساتھ ہو۔

② وہ رفقاء جو اپنے گھر کے واحد کفیل ہوں اور ان کے زیر کفالت ایک گھر میں رہنے والے ایسے افراد شامل ہوں جو ان کی بیوی اور بیٹیوں کے لیے غیر محرم ہوں:

ایسے رفقاء کو چاہیے کہ اپنے گھر کی خواتین کو ستر حجاب کے شرعی تقاضوں سے روشناس کرائیں اور ان پر عمل کرنے کا مطالبہ کریں۔ اس کے ساتھ اوپر کی پانچ ہدایات پر بھی عمل کروائیں۔ مزید براں جو مرد اِن کے زیر کفالت ہوں اور ان کے گھر کی بعض خواتین کے لیے غیر محرم ہوں تو اس کا اہتمام کروائیں کہ ان کا آمنا سامنا نہ ہونے پائے اور نہ ہی وہ آپس میں گفتگو کریں۔ اس کے علاوہ یہ خیال بھی رہے کہ کوئی خاتون کسی بھی وقت کسی غیر محرم کی موجودگی میں تنہا نہ رہنے پائے۔

③ وہ رفقاء جو اپنے رشتہ داروں کے ساتھ ایک گھر میں رہتے ہوں اور ان میں سے ہر ایک اپنے بیوی بچوں کا کفیل ہو یعنی ایک گھر میں کئی کنبے مشترک طور پر رہ رہے ہوں:

(i) ایسے رفقاء کو چاہیے کہ وہ 1 اور 2 کے تحت دی گئی تمام ہدایات کی پابندی کرائیں۔ مزید برآں اس کا اہتمام خود بھی کریں اور اپنی خواتین سے بھی کروائیں کہ گھر میں محرم اور غیر محرم افراد کی مخلوط نشست نہ ہو اور یہاں تک خیال رکھیں کہ بالفرض ایک نشست صرف محرموں کی تھی پھر ایک غیر محرم کا اضافہ ہو گیا تو فوری طور پر اس محفل سے علیحدگی اختیار کی جائے۔

(ii) اگر کوئی ایسی خاتون جن کے لیے آپ غیر محرم ہیں، گھر میں اکیلی موجود ہو تو آپ گھر میں داخل نہ ہوں۔

④ وہ رفقاء جو والدین یا کسی دوسرے کے زیر کفالت رہ رہے ہوں:

ان رفقاء کو چاہیے کہ اپنے گھر والوں کو پردے کے احکام پر مشتمل کیسٹ سنوانے کی کوشش کریں اور بڑی حکمت سے اہل خانہ کو اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلنے کی دعوت

دیں۔اس کے علاوہ مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کریں۔

(i) کسی ایسی مخلوط نشست میں جہاں غیر محرم خواتین موجود ہوں ہرگز نہ بیٹھیں۔

(ii) خالہ زاد، چچازاد، ماموں زاد بہنوں اور اسی طرح کی دوسری غیر محرم خواتین سے براہ راست بلا پردہ گفتگو کرنے سے گریز کریں۔

(iii) کسی غیر محرم خاتون کے ساتھ گھر پر تنہا نہ رہیں۔

امید ہے کہ تمام رفقاء کرام ان ہدایات پر عمل کرنے کی پوری کوشش کریں گے اور اس طرح معاشرے میں دین حق کی گواہی اپنے عمل سے پیش کریں گے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ﴾ کا مصداق بننے سے اپنی پناہ میں رکھیں۔آمین

شعبۂ تعلیم وتربیت
تنظیم اسلامی